

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

نفس خانی در بیدار وقت بیست و یکمین روز و بخواند این کلمات را در هر روز و هر وقت که بخواهد



با این کلمات در هر روز و هر وقت که بخواهد بخواند و در هر وقت که بخواهد بخواند و در هر وقت که بخواهد بخواند

مَطْبَعُ سَمَاعِی وَتَعَارُفِ کَرْدِی
رِیاضِ اَوَّلِ کَانِیو مَطْبُوعِ

فہرست کتاب روح کو ہر معنی رسالہ نبض رسالہ قارورہ رسالہ بحران

فہرست رسالہ نبض	فہرست رسالہ قارورہ
۴	۲۶
۱	۲۷
۵	۳۲
۶	۳۳
۷	۳۴
۸	۳۵
۱۲	۳۶
۱۵	۳۸
۲۱	۴۱
۲۲	۴۲
۲۳	۴۳
۲۴	۴۴
۲۵	۴۵
۲۶	۴۶
۲۷	۴۷
۲۸	۴۸
۲۹	۴۹
۳۰	۵۰

فہرست رسالہ بحران

۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدود کبریائی اوس حکیم مطلق خالق عناصر و مزاج کو لائق ہی جسے نبض کو ترویج نفس کے لیے قیض و بسط حیات فرمایا اور اسے پاک کرنے پر اس کے اکابر فضیلت سے عروج بول براز بنایا۔ اگلان امون میں کچھ نکل نکلا عظیم مذہب میں چوچاہ چون کو مثل شہر کے آراستہ کیا طبیعت کو والی ملک کچھ نظر او سکا کر دیا کہ چھوٹا مرض اگر غارتگری در سر او چھا چھا طبیعت اوس سے برسر مقابلہ پیش آئے۔ و غبار کہ امیر حسن الخالقین اور بزرگ در و دام محمد و نثار اوس عالمی صاحب قانون شریعت پر چوسا کہ مخلوقات خدا کا سیاسی حاکم ہدایت کا طریقہ اسی تمام عالم کے لیے شفا ہی جسے اس کے علاج پر عمل کیا امراض کفر و فسادات پاک ہوا اور جسے جہنم پر مہتری کے سبب اوس کے امرویشی کے انحراف کیا بحران شامیہ اعمال ہلاک ہوا فرحتہ اللہ علیہ برکاتہ و علی آلہ و صحابہ اہل بیت اما بعد التماس کن تاجی بندہ راجی خیران محمد عبد الرحمن بن حامی محمد روشن خان منفور کہ طلب احسانی تصنیف حکیم عسان علیہ صائب حق فخری کی اس خاکسار کے اہتمام پہلی مرتبہ مطبع نظامی میں چھپی اور سبب اس کے کہ اوسین نے ہر مرض کے کرم و زہان و مدین کے مطبوع خلاقی حوالہ بخیر داروں کے شوق سے پھر بار بار اوچھا چھا کہ اتفاق ہوا مقالہ حیات جو اوسین تھا مستحکم اور بیل چھپوئی کا محشی نے دوسری مرتبہ و سہن اضافہ کیا ایسا تصنیف کی خیرت سپر حوی کہ اگر بیان نبض اور قارورہ اور بحران کا سہن شایا جاتا تو بہت بڑے ہوتا پڑے والے اوس کے فائدہ تام اوچھا چھا کہ بل مرغوب تا نظر اصرار بعض احباب کے وہ نہیں سبب بھی بیان نبض قارورہ اور بحران میں جدا گانہ و سہن شامل کیے محمد علی عزیز ولی ہم حکیم محمد حسن نے جو محشی علیہ احسانی کے ہیں کتاب قانون اور مغز القلوب غیر سے ترجمہ کر کے تالیف کر دیئے اور رسالہ قارورہ میں ایک باب الاثر لکھ کر دیا کہ باوجود اختصاص کے رعایت فخر میں سے او کو تنہا لکھا ہی اس خاکسار نے نام اوس میں جو کون مجلس کا درجہ کو ہر رکھا دے ناظرین اور شائقین کے علم و صحابہ کرام شامل طلبہ احسانی کے کو دیا

رسالہ نبض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانی اوس حکیم مطلق کو زیر باقی جسکی دو انگلیوں میں دل پر غرض کا ہی انسان کو اوس شخص حملہ کیا
توصوف بہر صفات کیا عقل دی جان ہی قیاسی جسے کی پہچان ہی رہا کیا اوسے دل سے دار
احضادوں کا اور روح حیوانی کا اوسکو بہر اضر کیا شراہین کی راہ سے اوس میں پورا پورا نہ چائی کہ
قبض و بسط سے ترویج عنایت فرمائی ہر سانس کے آنے جانے میں لطیف زندگی ہی اس قبض و بسط کا
حرکت حقیقی وہی ہی جان نثار ہو اوس کے رسول برحق پر جسکا گھر جہان کا دار الشفا ہی ایسا طیب
عافق جو علاج امراض ظاہری اور باطنی کا ہی اختارات کفر و ضلالت کو اوسے دلون سے شایا
آپنے اجماع از بھی سے مروہ دلون کو جلایا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سبب تالیف یہ رسالہ تھا
احوال نبض کے بیان میں جو عمدہ علامات ہی دریافت کرے احوال میں انسان میں حقیقت نبض کا لکھنا
منظور ہی طیب کو جاننا اسکا بہت ضرور ہی جب تک طیب اس سے ماہر نہیں ہوتا بدن کا حال
اور ظاہر نہیں ہوتا اندرون جناب علی القاب محمد دوم سامی حسن گرامی محمد عبد الرحمن خان صاحب مدظلہ
جہاں کہ مختصر احوال نبض کا زبان بار و در بیان ہو تا سمجھنا اوسکا پرہنے والوں کو بہت آسان ہو کہ نہ
اس گنام لکھنوی وطن خادم الاطباء محمد حسن نے بموجب فرمایش جناب معراج کے یہ رسالہ زبان اردو
کتب طیب سے ترجمہ کیا مختصر احوال نبض کا جو ضروری تھا لکھنا یا ناظرین کو طیب کے اس رسالے کو جملہ
شرامین صاحب فرمایش کو بدعا ی خیر یاد لائیں اور اس موافقت کو بھی وقت دے کے بھول غافلین

تہذیب مقدمہ

حکیم مطلق علی و عشاء نے دل کو سلطان اعضا اور عمار المزاج بنایا و اسطے پیدا ہونے سے اس کے اوس
بہر اضر فرمایا جب خون ہرگز سے اوس میں آتا ہی اوسکی گرمی مزاج سے جوش کھاتا ہی جو عمارات لطیف
اوس سے اڑتے ہیں اوسکو روح حیوانی کہتے ہیں یہ روح تمام بدن میں پھرا خون لطیف کے شراہین کی راہ سے
ہو پختی ہی اور زندگی کی قوت بخشی ہی یہ شراہین کہیں کہیں ہر انگلیں میں دل سے جسے خاصیت مرغت کی نہیں
نبض کہتے ہیں اوسے کہ نبض کے معنی حس یعنی کو دیکھنے کے ہیں ان شراہین میں سبب حرکت انہما علی
حرکت انقباضی کے کیفیت حس کی پائی جاتی ہی چنانچہ حال اسکا مفصل بیان ہوتا ہی

بیان نبض کے محیط اور مرکز کا

جانا چاہیے کہ واسطے حرکت نبض کے ایک محیط ہی اور ایک مرکز قیاد وہ ہی جہاں انہما علی یعنی
نبض کا تمام ہو اور مرکز وہ ہی جہاں اس کے انقباض یعنی بند ہونے کا اختتام ہوتا ہے و حرکتوں مختلف کے
پائے جاتے ہیں و سکون کا ہونا بھی ضرور ہی ایک سکون محلی کہ بعد تمام ہو انہما علی اور قبل حرکت انقباضی
واقع ہو اسکو سکون ظاہری اور سکون غائب ہی کہتے ہیں اوسے کہ یہ سکون اور یہ کجانب پایا جاتا ہی
اور وقت نبض دیکھنے کے معلوم ہوتا ہی اسکو سکون کری کہ بعد تمام ہو انقباض اور قبل حرکت انقباضی کے
پڑتا ہی اسکو سکون باطنی اور سکون داخل ہی کہتے ہیں یعنی اندر کجانب ہوتا ہی اور معلوم نہیں ہوتا آن و دونوں
اور دونوں سکون کا ہر نبض تمام ہی یعنی ہر نبض مرکب ہی دو حرکتوں بالذات اور دو سکون بالعرض سے

بیان حرکت انقباضی اور سکون کا

اکثر اطباء کا اس پر اقرار ہی کہ حرکت انقباضی معلوم ہوتا و شواہد ظاہری کہ حالت انقباض میں نبض اعلیٰ
کیونچہ سے جدا ہو کر مرکز کی طرف داخل ہی اور جب ایک شے جدا ہوئی تو اسکا اور اک کیونچہ سے جدا
لیکن حالینوس کا بیان بلکہ امتحان ہی کہ حرکت انقباضی کے معلوم ہونے کا کیوں نہیں لیکن طیب
نباضی میں شواہد ہوتا چاہیے نبض دیکھنے میں تھوڑی عمر کھانا چاہیے اور دلیل عقلی یہ ہی کہ وہ جلد نبض
پر ہی وقت بند ہونے نبض کے بچے کی طرف نبض کے ساتھ میل کرتی ہی اوس کے ساتھ نبض دیکھنے
نے کی اوجھل کے اجزا بھی اوسقدر نیچے کو مائل ہو جاتے ہیں اگر انسان خوب شوق اور غور کرے تو حرکت
انقباضی بخوبی معلوم ہو اور نبض کہتے ہیں کہ حرکت انقباضی تمام و کمال معلوم نہیں ہوتی یعنی وقت

بیان ہے جو کتاب جہاں پہلے کہ حرکت انقباضی اور حرکت انقباضی اور سکون محلی اور سکون مرکزی اور چرخ
حاصل ہوتا ہے جس سے ہر فصل اور قسط کے لائن ہی اگر اوس اعتدال پر پایا جائے تو اس کو جس وزن
جید الوزن کہتے ہیں اور اگر اوس اعتدال میں تفاوت اور تجاوز نظر آئے تو غیر جید الوزن اور دی الوزن
کہتے ہیں اور یہ تین قسم ہی ایک مجاوز الوزن یعنی فیض میں تفاوت حاصل ہو ایک میں کا وہ سرسبز
جو قریب اوس کے ہی جیسے لٹکے کی فیض جوان کی ہو جائے یا جوان کی بڑھ کی فیض کا اندازہ پایا یا بالعکس اور ایک
غیر الوزن بھی کہتے ہیں دوسری مبالغہ الوزن ہی وہ یہ ہی کہ فیض ایک میں سے تجاوز کئے دوسرے میں
بمید کفر نہ جیسے لٹکے کی فیض بچھو کی ہو جائے یا بچھو کی لٹکے کی جیسی فیض نظر آئے قسری علاج الوزن
اور وہ وہ ہی کہ فیض کسی میں کے مشابہ نہ ہو یعنی فیض میں جو بہت کہ حرکت و سکون کو مبالغہ آسانی میں
ہی نہایت جائے جیسے فیض میں وضع کلپنے کی ظاہر ہو فائدہ فیض جید الوزن علامت اعتدال
مزاج کی بھی اور غیر جید الوزن دلیل رداوت کی لیکن یہ فیض وزن میں جنہی اعتدال
جدا ہوگی اور تہی رداوت بھی کم یا سوا ہوگی تجاوز الوزن کی رداوت کہ فیض مبالغہ الوزن سے
اور مبالغہ الوزن کی رداوت کہ فیض خارج الوزن سے اور خارج الوزن نہایت رداوت
جنس چھٹی قوام فیض کا ہی یعنی نرم سخت معلوم یہ فیض کا اگر فیض میں نرمی پائی جائے تو وہ ایک
اگر سخت و طوبت پر آور اگر سخت معلوم ہو تو دلالت کسے کی غلبہ بہت پر اور کبھی سبب جمع ہونے سے
کسی جانب جبریل بحر فیض میں تناؤ ہو جاتا ہے اور سوت غلبہ بہت کا گمان کرنا چاہیے اور اگر فیض
مستوی ہو نرمی اور سختی میں تو دلالت کسے کی اعتدال رطوبت اور بہت پر اور پچان نرمی کی یہ بھی
کہ وقت دہانے کے حرکت فیض کی موقوف ہو جائے اور اس کو لٹکے کہتے ہیں اور علامت سخت کی یہ بھی کہ
نہجے اور حرکت اوس کی باطل ہو اور اس کو صلیب کہتے ہیں اور جہیں کہ اعتدال نرمی اور سختی کا جو اوس کو
مستدل کہتے ہیں فرق فیض صلیب فیض نرمی میں یہ کہ فیض قوی اور لکی کے دہانے کے دہانے ہی اور پچان
اور لکی کے گوشت کو اوپر کو اوشانی ہی اختلاف فیض صلیب کے کہ وہ دہانے سے نہ دہتی ہی اور نہ نرم
اور کہ کرتی ہی اور فرق ضعیف اور لین میں ظاہر ہی کہ ضعیف میں انقباض قائم
کمال نہیں حاصل ہوتا اور فیض لین کے ساتھ اگر ضعیف شامل نہ تو کمال انقباض ہو سکتا
جنس ساتویں معلوم کرنا اندازہ اوس شی کا جو رگ کے اندر بھی یعنی غن و روتا

چندین
در
در
در
در

۱۰۰

حیوانی اسکی نہیں ہیں جن ایک متلی و سرخیائی تیسری مستدل نفس متلی و دہائی کہ مقدار خون اور
 روح کی اوسین درجہ اعتدال سے زائد ہو سہیں تین صورتیں حاصل ہوتی ہیں ایک یہ کہ روح اور خون
 دونوں برابر درجہ اعتدال سے بڑھ جائیں دوسرے یہ کہ صرف روح زیادہ ہو تیسرے یہ کہ خون زیادہ ہو
 روح کی زیادتی میں نبض پھولی ہوئی یکسان مثل مشک کے کہ پھول سے خوب پھولائی جائے ہوگی اور
 بسبب کثرت روح کے قوت بھی قوی پائی جائیگی اور زیادتی خون میں نبض نرمی لیے پھولے مثل مشک کے
 جو خصوصیت پانی سے پھری ہوئی ہو نظر آئیگی یعنی انبساط نبض کا یکسان ہوگا بلکہ مختلف اور پچا پچا اور
 نبض میں انقباض پایا جائیگا سبب اسکے وہ ہیں ایک یہ کہ قوت فعل مادہ و موی سے انبساط تام ہو
 قادر نہ ہو کہ دوسرے یہ کہ زیادتی خون کی اسقدر پر کہ نبض کو خوب پھولے ممکن نہیں بلکہ قبل اسکے کہ
 اسقدر پر آئے ہلاکی اور موت سبقت کر جائے بسبب تند ہو جانے روح کے اور پہلی صورت میں جن میں
 روح اور خون برابر پھولتے ہوں علامتیں دونوں کی جو ممکن الا اجتماع ہیں پائی جائیگی نبض خالی
 دہائی کہ درجہ اعتدال سے خون اور روح کی قلت ہو اور نبض مستدل اس جنس کی ظاہر آئی کہ اوسین
 اعتدال اور غلا درجہ اعتدال پر ہوگا فائدہ لازم نہیں کہ جو اعتدال نبض میں ہو تمام بدن میں بھی اعتدال ہو
 اور ایسا ہی نبض میں اعتدال ہو تھے بدن میں اعتدال کا نہ تو تا ضرور نہیں اس واسطے کہ ممکن ہی کہ خون صالح
 بدن میں کچھ مقدار زائد حاصل ہو اور قوت حیوانی شریان کی اوسکو جذب کئے اس وقت بھی
 اعتدال حاصل ہو جائیگی اور بدن میں اعتدال ہوگی اس طرح اگر خون غیر صالح غلیظ جس وقت بدن میں نہ ہو
 اور خون صالح کم تو بدن میں اعتدال ظاہر ہوگی اور شریان میں وہ خون بسبب فاسد اور
 گائے ہونے کے نفوذ نہ کرے گا تو نبض میں اعتدال نہ پائی جائیگی یا ان اگر خون صالح مقدار
 کشید بدن میں حاصل ہو تو نبض اور بدن اس صورت میں البتہ متلی ہائے جائیگی
 جنس انھویں کیفیت طس نبض کی تھی یعنی نبض کی جگہ کی جگہ گرم یا سرد یا مستدل معلوم
 گرمی طس نبض کی زائد درجہ اعتدال سے دلالت کرتی تھی گرمی اوس شے پر جو اندر
 شریان کے تھی یعنی خون اور روح اور سردی طس نبض کی دلالت کرتی تھی غلبہ
 بہدوت پر اور اعتدال گرمی اور سردی میں دلالت کرتا تھی حالت اعتدال اور صحت مزاج پر
 جنس نوین استواء اور اختلاف نبض کا بھی استواء کے سنی مشابہ اور یکسان ہونا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

3

انہم اجزای نبض کلکی اور اجزای نبض میں ہیں ایک اجزا باعتبار ضرات کے یعنی نبض قسم نبض کے
 مشکوٰۃ میں کسان معلوم ہوں دوسرے اجزا باعتبار اجزای نبضہ واحد کے یعنی چار اوٹھویں کے
 سرور کے پنجے اجزای نبض کے کسان کھلائی دین تحریرے اجزا باعتبار اجزای نبضہ واحد کے یعنی
 اوٹھویں کے پنجے اجزای نبض کے کسان یہ ہیں یہ تینوں مراتب استو کے انشا نبض میں حاصل ہو
 تو اسکو نبض مستوی حقیقی کہتے ہیں ولات کرتی تھی نبض اعتدال مزاج پر اور اگر تینوں مرتبوں میں
 نبض میں اختلاف پایا جائے تو اسکو نبض مختلف حقیقی کہتے ہیں ولات کرتی تھی نبض غیر عظیم مزاج
 اور اختلاف مادہ مرض پر اور جو نبض محض میں ہوتا اور نبض میں اختلاف ہو تو ایک اعتبار سے
 مستوی اور ایک اعتبار سے مختلف کہلائی اور ولات اسکی بھی مختلف تھی اعتدال اور غیر اعتدال
 مزاج پر حیثیت مختلف سے آتھستہ اور اختلاف نبض میں اکثر پنج جنسوں میں ہوتا تھی اور متنبی
 نبضوں تک ظاہر ہو جاتا تھی ایک نبض مقدار دوسری نبض قوت و ضعف قہری نبض زمانہ حرکت
 چوتھی نبض زمانہ سکون پانچویں نبض قوام اگر استوائی نبض ان پانچ جنسوں میں باعتبار تینوں نبضوں کے
 پایا جائے تو اسکو نبض مستوی حقیقی مطلق کہتے ہیں اور جو اختلاف اسطرح نظر کے تو اسکو نبض
 مختلف حقیقی مطلق کہتے ہیں اور باقی جنسوں میں اعتبار استوا اور اختلاف کا اگرچہ ہو سکتا تھی لیکن
 بعضی میں اور اک و شوار تھی اور بعضی میں زمانہ دراز میں اختلاف حاصل ہوتا تھی جیسے جنس وزن
 کہ اختلاف اس میں معلوم کرنا دشوار تھی بلکہ سر سے وزن خود اور اک میں نہیں آتا اور اختلاف نبض
 اعتدال اور غلام میں معلوم کرنا اگر مشکل نہیں لیکن زمانہ دراز کے بعد ہوتا تھی فائدہ اختلاف اجزای
 نبضہ واحد اور اجزای نبض کا محض توجہ عقل نہیں تھی بلکہ نوعی تھی یعنی ظاہر ہوا کرتا تھی اور
 دلیل عقل یہ تھی کہ معلوم ہو چکا تھی کہ حرکت شریان کی لمبی تھی ممکن تھی کہ سبب اختلاف مادہ کے
 یا سبب کسی دوسرے امر کے کہ ایک جگہ شریان میں ہو حرکت اس جگہ شریان کی تغیر ہو یہ سبب
 دوسری جگہ کے جو اس کے قریب تھی اور فساد مادہ کے غالب اور نبض مختلف خواہ مختلف
 حقیقی ہو خواہ مختلف غیر حقیقی اسکی دو قسمیں ہیں باعتبار انتظام اور غیر
 انتظام کے جالینوس نے ان دونوں قسموں کو متحدہ نبض قرار دیا تھی اور لکھا تھی کہ
 جنس دسویں انتظام اور غیر انتظام بھی یعنی اختلاف نبض میں اگر ایک حال پر قائم ہے

میں نبض مستوی حقیقی مطلق کہتے ہیں اور باقی جنسوں میں اعتبار استوا اور اختلاف کا اگرچہ ہو سکتا تھی لیکن بعضی میں اور اک و شوار تھی اور بعضی میں زمانہ دراز میں اختلاف حاصل ہوتا تھی جیسے جنس وزن کہ اختلاف اس میں معلوم کرنا دشوار تھی بلکہ سر سے وزن خود اور اک میں نہیں آتا اور اختلاف نبض اعتدال اور غلام میں معلوم کرنا اگر مشکل نہیں لیکن زمانہ دراز کے بعد ہوتا تھی فائدہ اختلاف اجزای نبضہ واحد اور اجزای نبض کا محض توجہ عقل نہیں تھی بلکہ نوعی تھی یعنی ظاہر ہوا کرتا تھی اور دلیل عقل یہ تھی کہ معلوم ہو چکا تھی کہ حرکت شریان کی لمبی تھی ممکن تھی کہ سبب اختلاف مادہ کے یا سبب کسی دوسرے امر کے کہ ایک جگہ شریان میں ہو حرکت اس جگہ شریان کی تغیر ہو یہ سبب دوسری جگہ کے جو اس کے قریب تھی اور فساد مادہ کے غالب اور نبض مختلف خواہ مختلف حقیقی ہو خواہ مختلف غیر حقیقی اسکی دو قسمیں ہیں باعتبار انتظام اور غیر انتظام کے جالینوس نے ان دونوں قسموں کو متحدہ نبض قرار دیا تھی اور لکھا تھی کہ جنس دسویں انتظام اور غیر انتظام بھی یعنی اختلاف نبض میں اگر ایک حال پر قائم ہے

جو نبض مختلف منتظم کہتے ہیں ولات کرتی تھی نبض کسان میں تھے تغیر مزاج پر اور اگر اختلاف کا ایک
 حال سے بلکہ یہ لگتا جاتا تو اسکو نبض مختلف غیر منتظم کہتے ہیں ولات اسکی کمال تغیر مزاج اور روات پر تھی

بیان نبض مرکب کا

جو دو قسمیں باعتبار طول عرض عمق کے نبض بسیط میں مذکور ہوں انکی ترکیب سے نبض مرکب کی
 ستائیس قسمیں ثنائی اور ستائیس قسمیں ثلاثی حاصل ہوتی ہیں موافق ان دو نقشوں کے
 ثنائی دو قسمیں دو قطرون کا لحاظ ہو اور ثلاثی دو قسمیں تین قطرون کا لحاظ ہو

نقشہ نبض مرکب کا باعتبار دو قطرون کے

مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی
مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی
مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی
مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی
مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی

نقشہ نبض مرکب کا باعتبار تین قطرون کے

مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی
مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی
مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی
مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی
مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی	مستوی

ولات ہر ایک قسم کی اس نبض مرکب سے احوال بدن پر قیاس کرنا چاہیے ولات اقسام نبض بسیط
 یعنی مثلاً مرکب ثنائی میں جو دو بسیط ہوں ان دونوں کی دو ولات اقسام بسیط سے ہو

لیٹا چاہیے ایسا ہی مرکب شمالی ملکین فائدہ ایک قسم نقشہ اول سے نام اوسکا غلیظا ہی نبض غلیظا اوسکو
 کہتے ہیں جس میں عرض اور عرض زائد ہو درجہ اعتدال سے اور دوسری قسم جو اوسکے مقابل ہی نام
 اوسکا دوقین ہی نبض دوقین کہتے ہیں جس میں یہ دونوں قطر درجہ اعتدال سے گئے ہوئے ہوں
 اور ایک قسم دوسرے نقشہ سے نام اوسکا عظیم ہی نبض عظیم وہ بھی جس میں جنوں قطر بڑے ہوں حد
 اعتدال سے اور دوسری قسم جو مقابل اسکے ہی نام اوسکا صغیر ہی نبض صغیر وہ بھی کہ جس میں جنوں قطر
 گھٹے ہوئے ہوں فائدہ نبض عظیم کے لیے تین امر لازم ہیں ایک حرارت کا زائد ہونا دوسرے جرم
 نبض کا ملائم ہونا تیسرے قوت کا قوی ہونا ان تین امر سے جو ایک بھی نہ پایا جاوے گا عظم نبض حاصل
 ہوگا اور اگلے صغیر نبض کے خلاف ان تین امر کا ہونا لازم ہی یعنی برودت کا غالب ہونا اور جرم
 نبض کا صلب ہونا اور قوت کا ضعیف ہونا اور اگر کسی صغیر نبض بسبب دہ جائے قوت کے ثقل استلائی غائی
 یا استلائی غلط فاسد نبض سے حاصل ہو تا ہی اور اوسکو نبض منضبط کہتے ہیں فائدہ حرارت بڑے تین
 مہرے نبض ہیں مقرر کیے ہیں پہلا در نبض عظیم میں دوسرا در جرم صلب میں تیسرا در جرم متواتر میں

بیان باقی قسموں میں کیا

نیض غزالی غزال ہرن کے بچے کو کہتے ہیں حرکت اس نیض کی ہرن کی حرکت کے مشابہ ہوتی ہے
جس طرح ہرن درمیان جست کے پانوں کو زمین پر تھوڑا بھا کر چوڑی بھرتائی اس طرح اس نیض میں
ہر دو ایک قدم کے درمیان میں تھوڑا سکون لاق ہوتا ہے یہ فیصل اس کی یہ ہے کہ یہ نیض مختلف ہوتی ہے
سرعت اور بطور اور قدم اور تاخیر میں اس طرح کہ پہلا انبساط ابھی پورا نہیں ہوتا کہ سکون تھوڑا سا
پیدا ہو کر دوسرے انبساط سے قریب حاصل ہوتا ہے جو اجڑا کہ پہلے انبساط میں اوٹھ کر دوسرے میں
سریع ہوتے ہیں اور مقدم اور جو اجڑا کہ باقی رہ گئے اول قدم سے میں اور دوسرے قدم سے میں اوٹھ کر تک
پہنچتے ہیں یہ اہلی ہیں اور موخر بھی معنی ہیں اختلاف سرعت اور بطور اور تقدم اور تاخر کے جب
اسکا اظہار حرکت کی کہ نیض سبب شدت و ماحت ترویج کے کہ ایک انبساط میں حاصل نہیں ہوتا
مسالت انقباض اور سکون مرکزی حرکت ملی کے کہ دوسرے انبساط سے ترویج کا مل حاصل کرتی ہے
نیض مطرانی منظر قہ بتورے کہ کہتے ہیں مرکز اس نیض کا بتورے کی ضرب کا ہے جس وقت
بلکے ہاتھ سے تھائی پر شوٹھا جائے اس وقت میں ایکے چوٹ کے بعد بتورے تھوڑا آچل مانتا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور دوسری چوٹ بلکہ کسی تیسری چوٹ بھی خود بخود اوس سے لگ جاتی ہے اس طرح یہ نبض بھی ایک طرف
بعد ایک قرعہ ہلکا یا دو قرعے ہلکے اور نگلی کو دیتی ہے جا کینوس کا قول بھی کہ نبض قرعے ایک پہلا ہلکا
دوسرا ہلکا اور تیسرا اوس سے بھی ہلکا میں نے مشاہدہ کیے ہیں فائدہ الہا کا اختلاف ہے
کہ نبض مطرفی ایک نبض ہے یا دو نبض بعض اسکود الفرحین کہتے ہیں یعنی ایک نبض دو قرعے
والی اور بعض اسکود نبض شمار کرتے ہیں ایک قوی دوسری ضعیف ہیں حال میں نبض مطرفی ہوتی
ہے ایک یہ کہ قوت قوی اور حاجت شدید اور جرم نبض کا صلب ہو کہ ایک مرتبہ اجزا نبض کے سبب
صلابت کے انبساط کامل کو نہیں پہنچنے اور ترویج حاصل نہیں ہوتی قوت شریانی دوسری
مرتبہ اجزائی نبض کو ساتھ قوت تام کے چورے انبساط پر لاتی ہے اور دوسرے یہ کہ قوت ضعیف ہو
کہ مرتبہ انبساط کامل پر قادر نہیں ہوتی تھوڑی استراحت میں حرکت میں کرتی ہے پھر فی الفور
بسبب باقی رہنے حاجت کے دوبارہ باقی انبساط کو پورا کرتی ہے اور تیسرے پیش آجانا کسی امر قوی
خارجی کا بھی وقت انبساط نبض کے کہ طبیعت دفعہ او دہر مصروف ہو جاوے اور حرکت طبعی میں
فتور واقع ہو جائے اکثر وقت خوف حرکت تنفس میں فتور پڑ جاتا ہے اور دم رکتا ہے اس طرح وقت
خوف قوی کے یا پیش آجائے کسی دوسرے امر عجیب کے کہ طبیعت دفعہ متوجہ او سطرف ہو جاتی ہے اور حرکت
انبساط سے باز رہتی ہے کہ وہ سکون محسوس ہوتا ہے پھر واسطے حاصل کرنے ترویج کامل کے
فی الفور اوس انبساط ناقص کو پورا کرتی ہے اور یہ دوسرا قرعہ معلوم ہوتا ہے لیکن اس تیسری مرتبہ
بہر نبضہ مطرفی نہیں ہوتا جتنی دیر تک وہ سب قائم رہے اتنی دیر تک نبض میں فتور پڑتا ہے
بمخلاف دو صورتوں اول کے کہ بہر نبضہ مطرفی ہو سکتا ہے نبض دفع والفتورہ معنی آجائے ٹھہرنا
کے ہیں یہ نبض چلتے چلتے دفعہ ٹھہر جاتی ہے بقدر دو سکون کے تفصیل اسکی یہ ہے کہ بعد چند
قرعے کے عین توقع حرکت میں سکون واقع ہوا اسکی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ بعد حرکت انبساط
یا حرکت انقباضی کے سکون زیادہ حاصل ہوا اتنی دیر تک کہ زمانہ حرکت کا اوسمیں آجائے دوسری یہ
یہ کہ سکون زائد واقع ہو بلکہ حرکت ایسی ہو کہ اور اکی او سکانوس کے پہچان او سکی یوں ہو سکتی ہے
کہ اور نگلی کو خوب دبا جائے ایک حرکت خفیف معلوم ہو سبب اس نبض کا ضعف قوت ہے کہ واسطے
استراحت کے بعد چند نبض کے قوت حرکت دینے نبض سے باز رہتی ہے اور یا حرکت دیتی ہے

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زائر اور تفاوت میں باہر میں صلابت اور لچک میں ایک ذنب الفا
 نام واسطے بغض کے خاص اختلاف عظم و صغیر دکھائی دیتا ہے اس واسطے کہ مشابہت جو کسی جسم کی
 کو ایک طرف سے سوتی اور ہوا جز ایک سے ایک باریک باخبر تک معلوم ہوں خاص عظم و صغیر کے
 زیادتی اور کمی میں حاصل ہوتی ہے جب جانا چاہیے کہ حال زیادتی اور کمی کا بغض میں نہیں ہے
 ایک یہ کہ بغض مرید عظم سے نکلتے نکلتے ایک مد صغیر ہو چھے یا مرید صغیر سے نکلتے نکلتے
 ایک مد عظم تک ہو چھے اور اسی حال پر ثابت رہے اسکو ذنب ثابت بھی کہتے ہیں دوسرے کہ ایسی مد
 صغیر ہو چھے کہ نامحسوس ہو جائے اسکو ذنب بغض بھی کہتے ہیں تیسرے یہ کہ جس طرح سے
 گئے اس طرح سے جیسے اسکو ذنب راجع بھی کہتے ہیں فائدہ کہ کسی مد عظم اور مد صغیر میں تفاوت
 اور تفاوت ہی ہو جاتا ہے اسکی چار صورتیں حاصل ہوتی ہیں ایک یہ کہ مد عظم اول سے دوسری بہ
 عظم میں تجاوز کرے دوسرے یہ کہ مد عظم اول سے دوسری مرتبہ تفاوت ہو جائے تیسرے یہ کہ مد صغیر
 اول سے دوسری مرتبہ تجاوز کرے یہاں تک کہ نامحسوس ہو جائے چوتھے ذنب بغض چوتھے یہ کہ مد
 صغیر اول تک نہ پہنچ سکے ششے لگے سبب بغض ذنب الفار کا صغیر قوت فی اور زور کرنا
 طبیعت کا اہسا ط میں اور ہوا ستراحت کی طرف مائل ہونا لیکر بغض نفی ثابت اور فی اور بغض
 ثابت بھی ردی ہی مگر اس سے کم اور ذنب راجع اسلم ہی بغض مسلکی سے کہتے ہیں شکل
 اس بغض کی مثل شکس کے معلوم ہوتی ہے طرفین میں باغض اور بیچ میں زمانہ یہ بغض فیرونی
 وقت انہما ط کے دونوں جانب میں اور عظیم ہوتی جاتی ہے وہ دونوں طرف یہاں تک
 کہ بیچ میں ایک مد عظم پر آجاتی ہے سبب کا صغیر قوت ہی کہ اہسا ط نام حاصل نہیں ہوتا نقطہ بیچ کا جزو
 بغض میں نہیں ہوتا ہی اور باقی اجزا جو متصل اور قریب ہیں غصہ اور جھڑپ ہیں اور اول اور آخر کے
 اجزا لگتے دور قوت کا کفایت نہیں کرتا بغض عمیق یعنی گہری خلاف بغض سطحی کے اس بغض میں عظم
 اہسا ط کے اول اور آخر میں پایا جاتا ہے اور بیچ میں صغیر ہوتا ہے سبب اسکا بھی صغیر قوت ایک طرح
 خاص ہے ہی لیکر یہ بغض اور الود و دشمنی بغض مرقش یعنی حرکت لڑنے اور کاٹنے کی بغض میں معلوم
 ہوگا اسکا خارج الوزن میں ہو چکا ہے بغض ملوئی یعنی بل کھاتی ہوئی حال اس بغض کا ایسا معلوم
 ہوتا ہے جیسے ناگ خوب ہٹا ہوا وقت چوڑا دینے کے بل کھائے یہ بھی مثل بغض مرقش کے

بغض مرقش کی حالت میں
 اسکا خارج الوزن میں ہو چکا ہے
 بغض ملوئی یعنی بل کھاتی ہوئی
 حال اس بغض کا ایسا معلوم ہوتا ہے
 جیسے ناگ خوب ہٹا ہوا وقت چوڑا دینے کے بل کھائے

مشابہت اور فی خارج الوزن میں داخل ہی بغض تو تر می بغض مثل دوسرے کے کچھ ہی ہوتی معلوم ہو
 حال اسکا قریب بغض ملوئی کے ہی اہسا ط اسکا ملوئی سے ہی کہ ہوتا ہے اور صلابت اور لچک اور
 اور سے ظاہر تر غلبہ ہواست پر دلالت کرتی ہے بغض ثابت یہ بغض باریک اور صلب ہی ہوتی
 ہوتی ہے گویا بل حرکت فی مرض شدید الیہ جوستہ میں مثل جن اور ذہن کے پانی جاتی ہے بغض
 انداز اس بغض کا مثل دوسرے کے ہونے کے ہوتا ہے ساتھ اختلاف اجزا کے تقدم اور تاخیر
 خود اس صغیر اور صلابت سے ملے ملے دلالت کرتی ہے بغض پیدا ہونے کے تشبیح پر ظاہر ہے
 کہ جب تشبیح کا احصا میں ہو والا ہو پہلے اثر اسکا باریک ریشوں میں شروع ہوتی
 اور جرم بغض کا مرکب دو جلیوں باریک سے ہی اثر تشبیح کا قبل پیدا ہونے کے اور
 اعضاء بد نہیں اس میں پہلے واقع ہو گا لیکر یہ امر دلالت کرتا ہے رداوت قوام بغض ہے

بیان مرد و عورت کی بغض کا

بغض کی نسبت عورت کی قوی عظیم تفاوت پہلی ہوتی ہے سبب قوت اور عظم کا ظاہر ہے کہ مرد
 قوی خلقت ہی نسبت عورت اور ساتھ اس کے جرم بغض کا عاصی نہیں اور سبب تفاوت اور بلوغ
 یہ بھی گردش ہوا کی حرکت اہسا ط میں سبب غلبہ قوت کے مخلول حاصل ہوتی ہے ترویج حرارت مل کی
 اور اس کا مل ہوتی ہی عظم میں حاجت ترویج کی دفع ہوتی ہے قوت و حرارت اور تازگی سے نہیں ہوتی ہی
 غلات ہی حرکت انقباضی میں التام ہوتا ہے سکون کامل و استراحت قوت کو لا کلام ہوتا ہے سبب ہی
 جو زمانہ حرکت و سکون کا مرد و عورت میں ملوئی ہوتا ہے اختلاف مرد و عورت میں زمانہ حرکت و سکون کا غلبہ

بیان بغض کا بحسب سن کے

بغض لگنے کی بلوغ سے شروع اور متواتر ہوتی ہے اور عظم میں نسبت بالغ کے معتدل اور نسبت
 بچے کے عظیم ہوتی ہے اور بغض بالغ کی نسبت سن ملوئی کے قوی ہے اور حقد رس جوانی کی طرف
 اور حقد رش عظم پر ہوتا ہے اور بغض کمال یعنی صاحب سن قوت کی نسبت جوان کے مائل بصغیر اور عظم و قوت
 برابر اس کے ہوتی ہے اور بغض شیخ کی ضعیف تفاوت ہوتی ہے ساتھ لکیر کے غلبہ طریقت طریقت

بیان بغض کا بحسب مزاج کے

جسکا مزاج طبی گرم ہو اور قوت قوی اور جرم بغض کا ملائم بغض اسکی قوی عظیم ہوگی اور اگر

حرارت غیر طبیعی ہو اگرچہ زیادہ جو بغض ضعیف ہوگی اور بغض مزاج ہر کی صغیر یا متفاوت یا بلی ہوا
 ہلکا یا بدودت اور قلت حاجت اور صلابت اور نرمی جسم بغض کے اور بغض مزاج رطوبت کا
 جو بھی یا جو بغض جوئی ہی اور بغض مزاج خشک کی اکثر دفعہ صلب ہوتی ہے اگر اساتھ خشکی کے فوجی
 اور حرارت زیادہ بغض فاعل حرمین یا عشق یا مرعش ہو جاتی ہے فائدہ اگر مزاج نصف میں کاملہ لاکر
 نصف و کاسر مثل قلع کے ایسی ہی بغض میں ایک طرف میں حرارت لیجے ہو اور ایک طرف میں سردی ہو

بیان نبض لاغور فریبہ کا

بعض لوگوں کا عقیدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ چوبستہ فرد کے آواز میں نہرو کی چوبستہ لائٹ کے سفید اور سرخ ہونے کی ایک ایسی گہرائی اور ایک گہرائی ہوتی ہے جو سرعت اور قوت زیادہ ہوگی چوبستہ اور سرخ ہونے پر کہ اکثریت چہل ہے

ہریان نبض حاملہ کا

حاصلہ کی نفس عمیر اور سرعت اور توان میں زیادہ ہوتی ہے نسبت مائتہ قبل ایام حمل کے اور قوت میں نہ ہوتا ہے نفس عمیر کی مقدار درجہ حمل اور ماندگی کے فی الجملہ قوت میں نقصان معلوم ہوتا ہے

بیان نبض کا باعتبار فصول اربعہ اور مزاج بلاد کے

بعض فصل ہوتے ہیں اور اقلیم معتدلہ میں متصل ہوتی ہیں ہر امر میں اور قوت میں زیادہ دیکھ کر یہی فصل
اقلیم معتدلہ میں نہیں ہر فصل یا سوائے ہوتی ہیں ساتھ ساتھ اور بعض فصل کے اور خریفہ ہیں اور جن ملکوں
میں اختلاف ہوا کہ ہوتا ہے بعض مختلف ہوتی ہیں بعض لیے سب سے اور سب سے اور ہر ملکوں
میں بعض تفاوت نظر اور صغیر ہوتی ہیں ایک جگہ خارج گرم ہوتی ہیں اور کئی بعض جگہ میں قوی ہوتی ہیں

بیان بعض کلموں اور جگتے ہیں

شرح غیند میں بغیر صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور ساتھ اس کے بافتادوت یا بلی اور بعد بغیر طام کے
ہو دیر تک سوئے تو بغیر قوی ہو جاتی ہے پھر آخر خواب میں بشرطیکہ غیند متدل المقدار بغیر طام
قوی بلی ہوتی ہے اور اگر نہ غیند کا احتدال سے زیادہ گزر جائے تو صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے
ساتھ تفاوت اور بلی کے اور اگر قافے پر سوئے گا اتفاق ہو تو صغیر اور تفاوت اور بلی ہو جائے
اور بعد خواب متدل کے جو کہ تو بغیر طام عظیم صریح ہوتی ہے بعد اس کے ہیات طبعی پر خود کوئی
اور اگر کوئی شخص کو دفعہ جنگا میں یا فوراً میں تو بغیر ضعیف ہو جاتی ہے پھر عظیم اور صریح اور کبھی

تلفیاد مر قش و قی جب تک کہ اثر نگاہے یاد ہے کا باقی رسخ پیر پر نور مال ہو جائی

بیان نبض کاریاضت میں

ریاضت متدل بن اول نبض قوت اور عظم میں پڑتی جاتی تھی اور آخر میں سریع اور تنویر ہو جاتی تھی اور ریاضت دو حصے پر جاتی تو نبض میں ضعف اور ضعف آجاتا تھا لیکن اگر قوت قوی تھی تو سریع ہوتی تھی اور ریاضت جو بہت بعد کا جائے تو نبض دو دو اور تنویر ہو جاتی تھی

بیان نبض کا یا صفا مقدار کھانے پینے کے

مقدار متدل کھانے میں نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہے ساتھ قوت سے کہ اور کھانا بلی انداز
نبض کم مختلف غیر منظم کرتا ہے اور کم کھانا کھانے میں نبض ناکل قوت و عظم سرعت سے ہوتے
ہوتی ہے اور کھانا غذای عار کا گرم مزاج کو سرد مزاج گرم پیدا کرتا ہے اور اس سے قوت میں
ضعف حاصل ہوتا ہے اور نبض میں ساتھ ضعف کے سرعت ظاہر ہوتی ہے اور بار بار حرارت کا جھلکا
نبض متواتر ہو جاتی ہے اور اگر مزاج اصلی بارہ ہو تو غذای عار موافقت کرتا ہے اور نبض عظیم قوی
ہو جاتی ہے اور یہی حال ہی منہ خراج کا غذای عار کھانے کے سرد مزاج بارہ پیدا ہوتا ہے اور بہت ضعف
قوت کے نبض میں سہرا و رضعف اور بطور اور تفاوت ظاہر ہوتا ہے اور غذای عار موافقت کرتا ہے
اور قوت کو انتعاش دیتا ہے اور پانی جو بر خبت احتیال سے پیا جائے قوت انداز غذا سے
بواسطہ عادت کے بعد کھانے کے تو نبض میں قوت پیدا کرتا ہے بدون حکم اور سرعت اور قوت کے
ورکی بیشی پانی کی مثل کم کھانے اور زیادہ کھانے کے ہے اور شراب کا حکم غذای لطیف بہکاتی

بیان نبض اور رام کا

باقتضا چاہئے کہ کسی ورم سے تغیر تمام شرکین بدن میں ہوتا ہی اور کسی شریان مخصوص خاص میں
 نہیں ورم ہو جو ورم کہ اثر اس کا تمام شرکین میں پہنچے وہ تین حال سے خالی نہیں یا ورم
 عارِ عظیم ہو یا ورم خصوص شریف میں ہو اور تب پیدا کرے یا ورم خفیدہ لوجج ہو اور جو ورم کہ
 اثر اس کا فقط اسی عضو کے نبض میں ہو وہ یہی کہ ورم قریب شریان کے واقع ہو اور اثر اس کا
 نہایت کم پہنچے اور تغیر نبض میں ورم کے پہنچ وجہ سے ہو اگر تائی ایکٹ تو حجت ورم سے
 قطعاً اگر ورم عارضی تو نبض خشاری اور کسی مرفش اور سرخ لوز تو اثر ہوتا ہی اور ورم مزمن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مجلس شورای ملی
اداره مطبعات قلمی
انواعی مشایخ
قلمی و قلمی

نفس ہوتی ہے اور درم بار میں نفس لعلی اور تفاوت ہوتی ہے اور یک جہت درم میں مشابہت
 واقع ہوتی ہے اور نفس موجت کی طرف مائل ہوتی ہے اور حرارت کی تیزی اس سکون باقی ہے اس لیے
 نفس سے سرعت اور توازن میں کمی ہو جاتی ہے اور سرعت درم سے تغیر نفس میں ظاہر ہوتا ہے
 جسے ابتدائی درم عارض میں جو ظاہر نہیں ہوتا ہے عظیم سرخ متواتر قوی ہوتی ہے اور وقت ترکیب
 اس جگہ کے ساتھ صلابت نفس میں پائی جاتی ہے بسبب تہہ کے اور ارتعاش کی کیفیت نمایاں
 ہوتی ہے اور وقت منتہی کے صلابت اور ارتعاش میں زیادتی اور سرعت اور توازن میں کمی ظاہر ہوتی
 اور جہد سرعت درم کی زیادہ ہوگی نفس صلب قیہ اور سرخ اور ضعیف اور متواتر ہوتی جائیگی سنگ
 کو آخر نفس لعلی ہو جائیگی لیکن درم اگر فیض پاکر یک جائیگا تو بعد پوٹنے کے سبب عارض گت جائیگا
 اور قوت عود کرانی تیز سے متغیر درم سے تغیر نفس میں حاصل ہوتا ہے اس طرح کہ درم کی ابتدا
 اگر زیادہ ہو تو سبب عارض میں زیادتی ہوتی ہے اور اگر متغیر کم ہے تو عارض میں کمی ہوتی ہے
 باعتبار حضور درم تغیر نفس میں پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر درم عضو عصبانی میں ہو جیسے سدہ یا ہما
 غیر تو نفس صلب فشار میں ہوتی ہے اور اگر درم اس عضو میں جو میں شریان زیادہ ہیں جیسے ریدہ
 طحال نفس عظیم مختلف ہوتی ہے اور جیسے اور زیادہ ہیں جیسے جگر تو نفس میں عظم اور خفایہ نسبت حضور
 ششوں کے عظم ہوتا ہے اور چونکہ سبب طبع عظم تغیر نفس میں ہوتا ہے اس لیے درم عظم اور درم صغیر نفس
 نفس غشی اور خشک کے ہوتی ہے سبب اس کے کہ درم غشی نفس شش غشون کے ہوتی ہے بسبب رگتے
 درم اور درم غشی نفس شش غشون کے ہوتی ہے سبب یہ ہے کہ درم غشون کے اور نہ پوٹنے غذا کے ہوتا

اور وقت کے ساتھ
 ہوتا ہے

بیان نفس اعراض نفسانی کا

نفس وقت خوشی کے عظیم تفاوت ہوتی ہے اور وقت غم و رنج کے صغیر ضعیف تفاوت باہلی ہوتی ہے
 اور وقت خوف ناگہانی کے سرخ مرتعش مختلف اور مضطرب ہوتی ہے اور غیر ناگہانی میں صغیر
 ضعیف ہوتی ہے اور وقت غصہ اور غصہ عظیم شاہن سرخ متواتر ہوتی ہے اور جہد وقت غصہ اور
 خوف یا خجالت اکٹھا ہوا ہوا ہوا ہے کہیں غصہ کے کھٹکے کیا جا تو اکثر نفس مختلف اور کسی عظیم ہوتی

بیان نفس کا امراض میں

سر سام عارض میں نفس صغیر ضعیف صلابت کے ساتھ موجت لیے ہوتی ہے اور وقت

نہ کا درم عظیم سرخ متواتر ہوتی ہے اور نہایت شدت میں ساتھ عظم و غشون کے مرتعش اور وقت
 ہوتی ہے سر سام بار میں نفس تفاوت باہلی ہوتی ہے سر سام عارض متواتر ہوتی ہے
 صدر عارض بار میں تفاوت باہلی ہوتی ہے خون میں پہلے سرخ اور قوی اور آخر میں صغیر صلب
 ضعیف ہوتی ہے عشق میں غیر غم اور وقت وصال عشق کے یا وقت سسینے نام یا آواز
 عظیم اور متغیر ہوتی ہے لعلی میں اگر استرخائی تفاوت اور اگر تندی ہو صلب ہوتی ہے
 فاجح میں موجی ضعیف تفاوت باہلی ہوتی ہے اور اگر قوت ضعیف ہو تو نفس بھی ضعیف غیر غم
 ہوتی ہے صرع میں اگرادہ لعلی ہو تو نفس تفاوت باہلی ہوتی ہے اور اگرادہ سوداوی ہو تو
 صغیر ہوتی ہے سکتے ہیں نفس موجی ہوتی ہے حامی یوم میں مائل لعلی اور متواتر ہوتی ہے اور
 جو مختلف ہوتی ہے توازن نام باقی اس میں اور اگر غیر غم یا بلکہ تو جاننا چاہیے کہ حامی یوم میں
 حامی غشی میں مائل یاری میں مختلف صغیر سرخ مختلف ہوتی ہے اور وقت شدت کے عظیم تو غشی
 غی غب غیر خالص میں صغیر مختلف ہوتی ہے اور در میان چپ کے عظیم ہوتی ہے لیکن
 غب خالص کے کم سطر الغب میں پہلے مختلف مختلف ہوتی ہے پہلے مائل غم ہوتی ہے
 حامی لعلی میں پہلے مختلف صغیر ضعیف تفاوت ہوتی ہے اور متواتر مختلف ہوتی ہے حامی مطبقہ
 میں جو غیر غشی جو نفس متغیر عظیم قوی اور ساتھ عظم کے سرخ ہوتی ہے اور غشی میں عظیم سرخ
 مختلف ہوتی ہے لعلی میں جو مادہ لعلی سے سودا حاصل ہوا ہو تو نفس نرم باہلی ہوتی ہے رنج
 صغیر و ی میں سرخ متواتر ہوتی ہے رنج و موسی میں عظیم کین ہوتی ہے رنج سوداوی میں
 صلب صغیر ہوتی ہے سبب اور نفس کے امراض میں اول سے آخر تک ہر مرض کی راہ سے ایسی ہی
 اکثر ہوتے ہیں لیکن جو اور لواحقات کول امراض جو تو مخالف نفسی ان امور میں ہو سکتا ہے

الحمد لله کہ تالیف اس رسالہ نفس سے فراغ حاصل ہوا آخر ماہ جمادی الاخرہ ۱۳۸۵ھ
 میں تمام اور کامل ہوا اب اس کے بعد تالیف رسالہ قارہ کا اہتمام ہے اسکا
 دنگاہ سے نوٹیں کی طلب ہے کہ موقوف اس پر بند و کجا
 ہو کام ہی و آخر حوستان الہدایہ

رسالہ قارورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا امت کی شکل تھی + حسین عقل پر حیران تھی + اس عالم میں عجب عجب مرد و زن ہر جنس میں
 طرح طرح کی دکھلاؤں میں پہننے بد نہیں آدمی غور کیے کہ کیا کیا رنگ دکھلا دیا تھی + ہر ہر عضو کو بد
 کس انداز سے بنایا تھی + سب سے بہترین احوال جو شب و روز گذرتا تھی + وہ اس قابل غبار میں
 ہر دم اور ہر آن ہو کر تھی + بسنے اعضا کو مثل امر اور بادشاہ کے شرف دیا + اور بعض کو مملکت
 اور کم حقیقت کی طرح ہی دے کر کیا + دل و دماغ و جگر کو بے انداز و فراوان اور گردن اور شکم سے لے کر
 آنتوں کو کھینچ بزل و برز بنایا + سبحان اللہ کیا انتظام تھی + حیرت اور تعجب ہی کا مقام تھی + کیا
 قدرت عقلی نورانی تھی + جس کا شمار سوائے مقبول اور قرآن تھی + قرآن و وسوسہ و حق کے سیکے
 سب سے بہتر وہ خاک و غبار کی نورانی جواہر اور سب سے بہتر دولت اشرف المخلوقات یہ جبارہ انسان ہوا
 اللہ صمد و سلم علیہ و علی آلہ و اصحابہ + حسین سبب تالیف رسالہ اندرون فرمایش صاحب محمد علی
 سنی محمد عبدالرحمن خان صاحب بن حاجی محمد روشن خان منظور کی طرح ہوئی کہ ایک سالہ بول
 زبان اور دو میں بیان ہو + تا اس لئے میں کہ کسا و بازار سی طرکی تھی لوگوں کے ہر سے کہے
 آسان ہو + لہذا کتبوں خلافت لکھنوی میں محمد حسن کے مسائل ضروریہ کی کتب لکھنے سے بیانیہ میں
 اردو کیے + واسطے نفع خواہ کے چند اوراق میں لکھ دیے + ایسا ہی یہ التجا تھی کہ جو شخص اس سلسلے
 نفع اور سبب صاحب فرمایش اور حلف کو بدعا خیر باد قرآن و مقدمہ شامل اور پرکھی فائدہ و نفع

فائدہ بول قطعاً تھی + پیشاب و سکی مندی تھی + اصلاح انہما میں کھرا تھی اس کا نام تھی + ہر
 کھرا ہر کرتا احوال بدن اس کا کام تھی + اور قارورہ کے اہل سنی شیشے کے ہیں + لیکن مجازاً اطلاق
 قارورہ کا بول ہر کرتے ہیں + و جس کی یہ تھی کہ جب بول سکنے کے واسطے شیشہ مقرر کیا + تو خوف
 ایسا میں قارورہ بول کا نام رکھ لیا + فائدہ چاہیے کہ شیشہ حسین بول کو رکھیں سفید و شفاف ہو
 اور بول لائق اعتبار کے وہ تھی کہ گرد و خباہت سے پاک و صاف ہو فائدہ شیشہ بول شیشے کی صورت
 بنایا جاوے + تا بول اس طرح سکنے میں تھا و ایسا ہی اس میں نظر آوے + لیکن متنازع ہو کہ تمام دیکھا شیشہ
 اور حسین سب سے + اور تھوڑی جگہ بھی بنائی ہے تا بول اس میں حرکت پاسکے + فائدہ اور وقت
 بول کا جب تھی کہ آدمی خواب میں بدل سے بیدار ہو + اور قبل کیانے چکے پیشاب کے + تا قابل اعتبار ہو
 فائدہ چہ کہ تھی کہ بعد پیشاب اعتبار سے گذر جاتی تھی + گری میں نکلا اور جاکر میں گاڑا ہو جاتا تھی اور
 شیشے ایک ساعت تک سکنے کو حکم دیا تھی + اور اس سے زیادہ خیال متوجہ نہ رنگ تو اس کے منع کیا تھی

بیان حقیقت بول کا

جانتا چاہیے کہ بول کیا تھی + وہ یہی پانی پیا ہوا تھی + کہ بعد پکے فذکے جگر میں ایک مقدار کثیر
 اور کچھ اظہار سے منحل ہوتا تھی + اور پچھلے رنگ میں سے پہلے گرد و نہیں ہر ہر عین کی راہ میں
 میں نازل ہوتا تھی + اور تھوڑا سا اوس کی باقیہ واسطے ہٹا کر سنے قوام کے خون میں ملا رہتا تھی +
 تا ایک رنگ نہیں خون کو باسانی پونچا دے + اور وہ خون رقیق سارے بد نہیں ہر ہر عضو تک پہنچ
 جز بدن ہو جاوے + جب یہ امر تمام ہوا + پھر یہ سنے کام ہو + کچھ سمات کی راہ سے جسکو پسینا
 کہتے ہیں نکل جاتا تھی + اور جو باقی رہ گیا جس طرح گیا تا بے سخر پاش تھی + اور اوس جگہ کے
 پچھلے رنگ میں ہو کر گرد و دل کی طرح چلا جاتا تھی + یہاں ایک ایک رنگ ہر گز سے نکل تھی + اور
 اور دل کی طرف گئی تھی + ان دونوں کا ملا لیتے نام تھی + غذای رہا اور دل کے جانے کا یہی نام تھی
 اس ثابت میں جو کچھ اجڑی و مویہ لطیفہ کا لگا دیا تھی رہا تھی + وہ یہ اور دل اور گرد و دل کی غذائی
 کچھ لایق تھیں رہا اور دل کی طرح تھی + اور جو اس سے بچا وہ گرد و دل کی غذا ہو جاتا تھی
 پھر یہاں سے پانی صرف رنگین برعین میں گذرتا تھی + اور اس طرح شیشے میں تھوڑا تھوڑا کرکٹا
 جب شیشے میں خوب جمع ہو جاتا تھی + پیشاب کے مقام سے بول ہو کر باہر دفع ہو جاتا تھی +

اور ہر عضو کا فضل و نقصان اور اسکی غذا کے جو نقصان کا قابل ہوتا ہے وہ اس محل میں شامل ہوتا ہے
 جو اس میں لطیف اور رقیق مثل صفیر لکھی اس نیت میں ہوتا ہے اور اس سے بول رنگین ہوتا ہے
 اور جو کثیف اور غلیظ ہے قارور سے میں علیحدہ نشین ہوتا ہے جس قدر صفیر زیادہ اور تیز ہوگا
 اور تناسلی یہ بول رنگ نیز ہوگا اور جتنا کم اور لطیف ہوگا اور تارنگ بول کا ہلکا اور خفیف ہوگا
 اور اگر بلغم غلیظ کی کثرت ہوگی قارور سے میں بھی غلظت ہوگی اور اگر بلغم رقیق کی زیادتی ہوگی قارور
 رنگ سے قوام پائی ہوگی اور کسی بلغم غلیظ میں بسبب غلظت ہضم کے علاج پیدا ہو جاتا ہے
 اور قارور سے میں بصورت کف نظر کرتے ہیں اور یہ بلغم اگر مستوی القوام ہی تو قارور
 شفاف ہوتا ہے والاگیز یعنی مائیت میں اور اس فضل میں اختلاف ہوتا ہے

بیان اون شرطوں کا جو دلالت بول میں لازم ہیں

دلالت بول کا احوال بدن پر اس وقت مستخرج کی کہ معتدات علاوہ شامل ہو ہوں اور اسکا
 جسکی مثالیں ہوتی ہیں اور ہر سے حاصل ہو ہوں جسے مندی کا لکھا یا کسی چیز رنگین کا لکھا
 بتوات اور بعض شرکاری کے کھانے سے ہونے والی اور کھانے کے سبب قارور میں ہوجاتی ہے
 اور زعفران یا اظفار یا شراب کے استعمال سے زردی اور سرخی اور جیسے شراب کی رنگت چلا جاتا ہے
 اسبطح فاقہ کرنا اور بہت فصد اور بہت جاگنا اور پیشاب کا روکنا جو بہت زیادتی حرارت کا ہوتا ہے
 یہ ہر اک مراد عت حرمت اور صفت کا ہوتا ہے لیکن کسی جاننے میں جو بہت افراط ہو تو حرارت تحلیل ہوتی
 ہے اور اس وقت قارور سفید ہوتا ہے اور بسبب سفید یا خمر کے کہ مدت نظر آنے لگی اور قبل غذا کے
 خسنے پانی پیا اور بعد اسکے پیشاب کیا تو یہ پانی جگر میں کھینچ آتا ہے اور زبان سے اعضا لیں ہلکے
 میں اس وقت قارور سے کارنگ ہلکا ہوتا ہے اور بعد باشرت سکے پیشاب میں سوکھش اور
 دست بست ہوتی ہے اور قفل میں تاگون کی صورت ہوتی ہے طیب کو لازم ہے کہ اسے
 اسو خیال رکھے کہ تجربہ اور تشخیص کے بعد سبب بیان علامتوں کے مرض کے دیکھ کے میں پیش

بیان قارور کے رنگ کا

اکبر کے نزدیک قارور کا اصل پانچ رنگ پر انقسام ہے پہلا زرد و سرخ و تیرا نیز چھٹا سیاہ و چھٹا
 سفید نام ہے یہ پانچوں رنگ اصل الاصول ہیں اور چونکہ سوا میں وہ دوسرے انہیں کے اور انہیں میں

شمول ہیں لیکن یہی سب رنگ کو اصل قرار نہیں دیتا ہے بلکہ اسکو مرکب قرار دیتا ہے کیونکہ
 پہلا رنگ جو زرد ہے اس کے چھ دسے ہیں پہلا درجہ جو سب سے ہلکا ہے اسکو زردی کہتے ہیں چھٹے
 ہیں گھاس کو جو خشک ہو کر زرد ہو جائے قارور تہنی اسکو کہیں گے جس میں اسکی رنگت گہرا ہو جائے
 یہ رنگ برودت مزاجی پر دلالت کرتا ہے سبب کا یا سونہ خمر ہی یا کثرت مائیت یا غلظت صفیر
 دوسرے درجہ ترقی ہوتی درجہ اول سے ہمیں زردی رسمی ہوتی ہے اور ترقی ترقی کو کہتے ہیں تہنی
 ترقی کا رنگ جس محل میں پایا جاتا ہے قارورہ اترتی کھلتا ہے یہ رنگ احوال مزاج کی علامت
 ہے ہضم صحیح پر اسکی دلالت ہے اور ذخیرے میں لگائی کہ بول ترقی اگر رقیق القوام ہے تو
 دلیل صحت مزاج کی لا کھلاہے اور اگر قوام میں غلظت ہے تو خامی کی علامت ہے اور اگر رنگ
 کا اسطرح بیان ہے کہ حالت صحت میں رنگ ترقی صحت کا نشان ہے اور اگر مرض ہوا ہے تو یہ رنگ گھٹا
 دلیل فساد ہے یعنی مادہ کسی عضو میں کثرت رجوع ہوا ہے اور وضع ہو گئے اسطرح بول کا رنگ
 ہلکا ہو گیا ہے تیسرا درجہ اشقر ہے دلالت اسکی حرارت اور زیادتی صفیر پر ہے اشقر وہ زرد
 رنگ کھلتا ہے جو زردی میں تو زردی سرخی دکھلاتا ہے چوتھا درجہ تارنگی ہے یعنی
 اوسمیں پوست تارنگ کی سی زردی اور سرخی ہے پانچواں درجہ نارسی یعنی کتشی ہے اس
 رنگ میں چمک مثل آگ کے ہوتی ہے چھٹا درجہ زعفرانی کھلتا ہے اس میں ایشہ زعفران کا رنگ
 پایا جاتا ہے اس رنگ میں بیکہ سرخی کی نام ہے ہوا ہے اور اس کا نام ہے یہ چاروں رنگ غلبہ ہوتے اور
 صفیر کی زیادتی پر ال ہیں لیکن حسب مراتب کے کی اور زیادتی میں مختلف الاحوال ہیں
 دوسرا رنگ سرخ ہے اسکو عینی میں اصر کہتے ہیں اس رنگ کے اگلا چاروں مقرر کیے ہیں
 پہلے درجہ کا نام چہت کہتا ہے یعنی اس محل کا رنگ ہوا ہوتا ہے دوسرے درجہ زردی ہے
 یعنی اس محل کا رنگ کھلے عینی تیسرے درجہ کا اصر خانی نام ہے یعنی سرخی میں غلبہ تمام ہے
 چوتھا درجہ اتم ہے سرخی اوسمیں درجہ اتم ہے اور اسکی سرخی میں سیاہی غلبہ اود نظر آتی
 جس طرح باز کی شست پر سیاہی خبر پائی جاتی ہے ان چاروں رنگ میں چمک فراہم ہوتی ہے قارور
 میں شفافیت ہلانہیں ہوتی دلالت ان چاروں رنگ کی غلبہ خون پر کثرت ہے اور کسی سبب اس طرح
 رنگ کا ضعف گروہ یا ضعف جگر ہے اسوا سے کہ ضعف قوت میزہ سے کہ مائیت بول

صاف ہونے نہیں پاتی ہے اور آئینہ شش اجڑائی سر کی یہ رنگ دکھائی ہے + فرق وہ خون بہرہ
 یوں ہے کہ صنف ممیزہ میں چل غسانی ہوتا ہے اور ظہور دم کی حالت میں بول اس سے خالی ہوتا ہے +
 آئینہ شش امراض بادہ میں ایسا پیشاب آتا ہے + کسی توی کسی عمر فتم کسی اتراقانی ہو جاتا ہے + قوی
 اور دکر میں جو بطنی ہو قارور کے سرخ ہوتے ہو گا لگنا ناچاہیے + سبب اسکا صنف ممیزہ
 جذب ہونا خون کا اصل کی طرف جانا چاہیے + اور کسی پرست جاگ سے جو خون ل میں شامل
 ہوتا ہے + اگر قلیل ہو تو غسانی اور جو زیادہ ہو تو بول اتراقانی حاصل ہوتا ہے + لیکن قانون میں
 امر فتم ہونے کا سبب و سرائی + یعنی سدہ بطنی سے متغیر ہونے میں جمع ہونا جگر میں صفر لگائی
 یہ رنگ ہلکے سے خالی نہیں ہوتا + بول برقانی غسانی نہیں ہوتا + اور کسی احتراق سے بول سیاہ
 اور زہنی ہو جاتا ہے + لیکن ہر حال میں کت اسکا زرد و نظر آتا ہے + اور سدہ بطنی عروق سے تپتی
 میں ہوتی قدرہ صرخ پلایا جاتا ہے + سبب اسکا حرارت صفت بلرم کی اور آئینہ شش صفر لگائی +
 تیسرے رنگ اخضر ہے ہندی میں اسکو پہنکتے ہیں + اور اس کے واسطے پانچ درجے مقرر کیے ہیں
 پہلا درجہ ہستی ہے پستی ہے + دوسرا درجہ آسانی اور تیسرا درجہ بلی ہی ان نمون رنگ کی
 ایک کے بعد ایک سردی پر دلالت صاف ہے + لیکن پستی میں قرشی کے قول کا اختلاف ہے +
 سوجھ میں پستی کے سردی پر دلالت کرنے کا قائل ہوتا ہے + اور شرح قانون میں سبب ہستی کا ہونا
 صفر لگائی + اگر چہ ظاہر ہے کہ جب سیاہی قلیل سردی غالب کے ساتھ ہے پستی ہلکے پیدا
 ہو گا + اور یہ رنگ بول میں ہو گا مگر جان کچھ احتراق صفر ہو گا + لیکن پایا جا پستی بول کا ہر
 علاج ہار میں ہوتا ہے + اس واسطے جو سردی سوای ایک قول قرشی کے خلاف قیاس اعتبار کیا ہے +
 چوتھا درجہ گرائی یعنی گند تالی ہے + سہری اس رنگ کی کا ہے پانچواں درجہ زنگاری کلائی
 رما دیتا خلا سے یہ رنگ پایا جاتا ہے + پہلے میں احتراق شدید اور دوسرے میں احتراق درجہ آخری
 آئینہ شش گرائی ہے اگر کلائی اس سے اہم ہے + یہ رنگ سیاہ بول میں اگر بعد غمت اور شدت کے ماس میں ہوتی
 تو شش بھی اسکا خفا ہوتا ہے + اس طرح صبیان میں اگر ایسا بول نظر آئے تو خوف ہے کہ شش کمین پیدا ہوگا
 چوتھا رنگ سیاہ ہے اسکو اسودہ کہتے ہیں + اس کے چار درجے اس طرح مقرر کیے ہیں + رنگ
 بول کا اگر حضرتان سے سیاہ ہو گیا ہے تو وہ درجہ پہلا اور علامت احتراق صفر لگائی اور اگر اگر

بول اس سے خالی ہوتا ہے +
 اور ظہور دم کی حالت میں بول اس سے خالی ہوتا ہے +
 آئینہ شش امراض بادہ میں ایسا پیشاب آتا ہے +
 کسی توی کسی عمر فتم کسی اتراقانی ہو جاتا ہے +
 قوی اور دکر میں جو بطنی ہو قارور کے سرخ ہوتے ہو گا لگنا ناچاہیے +
 سبب اسکا صنف ممیزہ جذب ہونا خون کا اصل کی طرف جانا چاہیے +
 اور کسی پرست جاگ سے جو خون ل میں شامل ہوتا ہے +
 اگر قلیل ہو تو غسانی اور جو زیادہ ہو تو بول اتراقانی حاصل ہوتا ہے +
 لیکن قانون میں امر فتم ہونے کا سبب و سرائی +
 یعنی سدہ بطنی سے متغیر ہونے میں جمع ہونا جگر میں صفر لگائی
 یہ رنگ ہلکے سے خالی نہیں ہوتا + بول برقانی غسانی نہیں ہوتا +
 اور کسی احتراق سے بول سیاہ اور زہنی ہو جاتا ہے +
 لیکن ہر حال میں کت اسکا زرد و نظر آتا ہے +
 اور سدہ بطنی عروق سے تپتی میں ہوتی قدرہ صرخ پلایا جاتا ہے +
 سبب اسکا حرارت صفت بلرم کی اور آئینہ شش صفر لگائی +
 تیسرے رنگ اخضر ہے ہندی میں اسکو پہنکتے ہیں +
 اور اس کے واسطے پانچ درجے مقرر کیے ہیں پہلا درجہ ہستی ہے
 پستی ہے + دوسرا درجہ آسانی اور تیسرا درجہ بلی ہی ان نمون رنگ کی
 ایک کے بعد ایک سردی پر دلالت صاف ہے + لیکن پستی میں قرشی کے قول کا
 اختلاف ہے + سوجھ میں پستی کے سردی پر دلالت کرنے کا قائل ہوتا ہے +
 اور شرح قانون میں سبب ہستی کا ہونا صفر لگائی +
 اگر چہ ظاہر ہے کہ جب سیاہی قلیل سردی غالب کے ساتھ ہے پستی ہلکے پیدا
 ہو گا + اور یہ رنگ بول میں ہو گا مگر جان کچھ احتراق صفر ہو گا +
 لیکن پایا جا پستی بول کا ہر علاج ہار میں ہوتا ہے +
 اس واسطے جو سردی سوای ایک قول قرشی کے خلاف قیاس اعتبار کیا ہے +
 چوتھا درجہ گرائی یعنی گند تالی ہے + سہری اس رنگ کی کا ہے پانچواں
 درجہ زنگاری کلائی رما دیتا خلا سے یہ رنگ پایا جاتا ہے + پہلے میں
 احتراق شدید اور دوسرے میں احتراق درجہ آخری آئینہ شش گرائی ہے
 اگر کلائی اس سے اہم ہے + یہ رنگ سیاہ بول میں اگر بعد غمت اور شدت کے
 ماس میں ہوتی تو شش بھی اسکا خفا ہوتا ہے + اس طرح صبیان میں اگر ایسا
 بول نظر آئے تو خوف ہے کہ شش کمین پیدا ہوگا چوتھا رنگ سیاہ ہے
 اسکو اسودہ کہتے ہیں + اس کے چار درجے اس طرح مقرر کیے ہیں + رنگ
 بول کا اگر حضرتان سے سیاہ ہو گیا ہے تو وہ درجہ پہلا اور علامت احتراق
 صفر لگائی اور اگر اگر

دوسرے سیاہی کی طرف تخیل ہے + تو درجہ دوسرا اور احتراق یا جو خون کی لیل ہے + اور اگر اگر
 سہری کے سیاہی کی نمود ہے تو درجہ تیسرا اور دلیل سو دای خالص کی یا علامت غلبہ جو دہی +
 بطرح کہتے درخت کے جب پایا اوٹھاتے ہیں + تو صدہ ہر سیاہ ہوتا ہے + درجہ چوتھا
 وہ بول سفید ہے جس میں سیاہی کی نمود ہو + علامت سو دای بطنی کی ہے سبب اسکا احتراق ہوتا ہے
 اور بول اسودہ کا سبب جو سو اس کے ہوتا ہے + وہ استعمال شراب سود اور کاغذ سے ہوتا ہے اس
 صورت میں اگر سو دای قوت کچھ ہے تو خالی از خطر نہیں + اور اگر کثرت مقدار سے نہ تصرف کرنا طبیعت کا ہو
 تو کچھ ڈر نہیں + اور امراض سود اور میں بعد بیاض کے اگر بول اسودہ پایا جاوے تو دلیل صحت کی ہے
 مرض میں خفت اور طبیعت میں قوت نظر آئے + والا احتراق سے فحاشی رطوبت اور جو دلی دلیل ہے
 خصوصاً جو قوت کے مقدار بول بھی قلیل ہے + اور لگائی کہ بول سیاہ وہ بہت بڑا ہے کہ جسکی سیاہی
 کو یکساں بقا ہے + اور ایسا ہے بول سیاہ بھی بدنی چھین رنگے سو ب کا اسودہ ہے + اور اگر اگر
 عاودہ میں جو بول اسودہ پایا جاوے کہ قارور میں اوپر شل کیسے جس کے ایک شے نظر آئے + تو جانا
 چاہیے کہ علامت سرسام ہے + اس مرض کا بڑا انجام ہے + اور اس طرح اگر ذات المہلہ و رضیق لہش میں
 بول سیاہ آئے + تو علامت احتراق کی اور گھٹنے حرارت خیزی کی ہے مرض جلد ہلاک ہو جاوے اور
 بعضے امراض میں بول اسودہ کے ساتھ اوٹھاکھراں ہوتا ہے + اس صورت میں بھی بول اسودہ قوت طبیعت
 اور صحت کا نشان ہوتا ہے جسے حیات سود اور در رحم اور در پشت اور امراض ممال میں اور جہاں
 جہض اور بندہ جو خون بواسیر کے حال میں خصوصاً اگر نہ زات سود کا بھی استعمال ہو + اور مکران مجہ
 اور کثرت مقدار کے ساتھ مکران کے دن یہ حال ہو + اور یرقان میں اگر بول کو سرخی
 غلط اور سیاہی کی طرف سیلان ہو + تو تندرستی اور دفع عکس سندسے کا نشان ہو
 پانچواں رنگ سفید ہے اور وہ دو قسم ہے + ایک کا بیاض حقیقی دوسرے کا بیاض مجازی سم ہے +
 بیاض حقیقی وہ کہ جو مانند دودھ کے سفید دیکھنے میں آئے + اور بیاض مجازی وہ کہ جو مثل مائی کے
 لی رنگ اور شفاف پایا جاوے + بول بیاض حقیقی سات اقسام ہے ایک قسم کا بیاض مائل نام ہے + چھ
 اوس رطوبت کو کہتے ہیں جو ناک سے نکلتی ہے + یعنی صورت اس بول کی پختگی جیسی ہوتی ہے +
 سبب اسکا غم خام کی کثرت ہے + اس بول سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاج میں غلبہ برودت ہے +

دوسری قسم ایض ہی ہے یعنی سفیدی پسینہ چھلکائی سی ہے سبب اس کا ذوبان شحم ہی ہے
 پگھلنا اس کا حرارت سے بالیقین ہی دوسری قسم کا ذوبان نام رکھتا ہے ذوبان شحم اور کثرت بلغم
 رنگ ہوتا ہے اہل کے سنی لغت میں پیر چراغ کے ہیں یعنی اس محل میں اگر بلغم غلیظ اور
 چربی کے ہوتے ہیں چوتھی قسم ایض قحاشی ہے اس محل کی سفیدی مثل زردی ہی ہے قحاشی وہ
 شراب کمالاتی ہے جو بخار سے بنائی جاتی ہے سبب اس کا حصول شے کا تہی ہے کہ قرحہ
 شانہ سے بول میں مکر نکلتا ہے یا مادہ خام کا نشان ہے یا حصات شانہ کا ذوبان ہی
 ہر ایک کے سبب بخولی پہنچنا چاہیے اور علامات کے فرق جاننا چاہیے پانچویں قسم بول
 ایض کی تہی ہے یعنی قوام اور سفیدی اس کی مشابہت ہی ہے سبب اس کا یا مادہ لزج ہی ہے
 کہ فاعل اس کی حرارت شحم ہی ہے جیسے اور ام بلغم میں جب مادہ درم نفع حرارت بر سبیل بکران
 شانہ کی طرف دفع ہو کر آتا ہے تو بول میں مکر اس کے قوام اور رنگ کو منی کے مشابہ بناتا ہے
 یا سبب اس کا بلغم کثیر ہی کہ پہلے جو ہر غذائی میں مل جہ بدن ہونے سے باز رکھتا ہے اور
 چند اشخاص میں تزل کا انداز رکھتا ہے پھر جب طبیعت اس طوبت کو بر سبیل اور دفع کرتی
 ہے تو یہی طوبت پیشاب میں مشابہت ہی نکلتی ہے اور یا سبب اس کا کثرت بلغم زجاجی ہی ہے
 اس پہلے اس کی غرض سے تپ پیدا ہو جاتی ہے پھر جب وہ بلغم کہ خود مشابہت ہی ہی حرارت سے
 پگھلتا ہے تو بول کثیر اور ص سے مشابہت ہی نکلتا ہے اور اگر بول ایض جو مشابہت ہی ہی بدلتا
 ان حواریں کے پایا جائے تو خطر کا مقام ہے کثرت بلغم حرارت پر دلالت کرتا ہے پیدا ہونا سکتے
 یا فالج یا صرع یا تشنج کا اس کا انجام ہی چوتھی قسم ایض صامی ہے رصاص کی ہند ہی قلمی ہے
 سبب اس کا وہ بلغم ہی پسینہ برودت کے کو دت حاصل ہو اور یا تھوڑا سودا او سین شامل ہو
 پہلے میں سبب غلیظہ برودت کے نفع اور رسوب کا نام نہیں ہے اور دوسرے میں سوسن نفع ہی
 اگرچہ نفع نام نہیں ہے یہ بول دلالت کرتا ہے مدخلیہ برودت پہلے سبب میں زیادہ ہی دوسرے
 میں کثرت توین قسم ایض کہنی ہے یہ وہ رنگ ہی پسینہ دو دھکی سی سفیدی ہی ہے یہ رنگ بلغم
 غلیظ کا نشان ہے اور یا سبب اس کا اعضا ہی صلی کا ذوبان ہی ہے اس سے اکثر بول امراض
 مادہ میں ہوتا ہے ذوبان اعضا ہی سے ایسے بول کا ہونا آخر جان کو تہی ہے اور دوسری

ایض کی جس کا ایض مجازی نام ہی ہے وہ دوسری قسم ہی ایک سبب قوام مثل بلانی کے اور دوسرا پسینہ فی کل
 قوام ہی ہے قارورہ پہلی قسم کا بول فی کمالات ہی اس کے کہ او سین مثل بلانی کے رقت اور سفیدی
 دلالت کرتا ہے غلیظہ برودت اور ضعف یا ضمیر اس درجہ کہ نفع سے ناامیدی ہی ہے اور کہیں اس کا
 سدہ ہوتا ہے جو مجرای بول میں پڑتا ہے ثابت ہر چند رنگین ہو لیکن سبب اس کے بول شحم کے
 سفید نکلا کرتا ہے اور اس طرح جب ستا مجرای بول کا تنگ گاہ اگرچہ مرض عارض ہو لیکن بول کلمی صفت
 اور سر سام میں ہی سبب ہے جوئے صغیر کے و یاغ کی طرف اشارہ کی حرارت جگر میں بول لی یا جاتی ہے اور
 اس طرح غلیظہ مزاج و ہر پانی پیدا ہو بول ہو کر نکلتا ہے اور دوسری قسم ایض مجازی کی پسینہ
 تھوڑا سا قوام حاصل ہوتا ہے سبب اس کا کثرت بلغم بلانی کی ہی کہ یہی بلغم بول میں شامل ہوتا ہے

بیان الوان مرکب کا

مختصہ رنگ بول کے مرکب کمالات ہیں او سین سے ایک عسائی ہے جس کا مذکور بیان بول آخر
 حالی ہے اور دوسرا زیتی ہے یعنی او سین چکنائی تیل کی سی ہے سبب اس کا اعضا ہی صلی کا
 ذوبان ہی اس طرح قارورہ سے کا ہونا موت کا نشان ہے اور اگر قوام اور صورت میں قارورہ
 ایسا پایا جائے کہ ٹیکنے میں ہمینہ تیل کی صورت نظر آئے تو سبب اس کا اگر غنوت اور کثرت
 اخلاط مختلفہ لزجہ کی ہی قور دانت کی دلیل ہے اور اگر شفاف سوک بر سبیل بکران کے ہی
 تو علامت ہی بہتری کی لیکن یہ قلیل ہے اور نکلتا ہے اگر بول زیتی ذوبانی امراض مادہ میں چھوڑ
 گئے تو جان لو کہ علامت بد ہی مریض ساتویں روز مر جائے اور تیسرا رنگ مرکب رخوا ہی
 سبب اس کا احتراق پر احتراق اور ملاکت کی نشانی ہے اور جو تھارنگ حمر ہے کہ جس میں سیاہی
 تنقی پر ہے یہ بول دلالت کرتا ہے کہ تپ مرکب ہی ہے اخلاط غلیظہ اور خون محترق جس کا سبب

بیان قوام بول کا

قوام واسطے جسم رطب کے ایک شان ہی ہے گاڑا اور متلا ہونا اس کا بیان ہی ہے گاڑا وہ
 کہ ہلاکت سے او سین لہریں بڑی اور موٹی ٹھکیں اور متلا وہ کہ حسین لہریں پتلی اور چھوٹی ٹھکیں
 گاڑے کو غلیظ کہتے ہیں اور پتلے کو رقیق کہتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان میں
 ایک حال ہے کہ اس کا نام اعتدال ہے بول رقیق کی سبب کمالات یا جوئے نفع سے یا سد سے

کہ بخراش ل میں پایا جاتا ہے۔ بیشک غلط میں نفع حاصل نہیں ہوتا۔ وہ غلط دفع بخرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ اس طرح سب سے بھی غلط ٹھکنے نہیں پاتا ہے۔ بول صرف بتلا نکل آتا ہے اور ضعف مادہ پر گروہ میں بھی ل ہوتا ہوتا ہے اور ضعف افہم جگر کی سبب رقت بول کا ہوتا ہے لیکن ضعف جاؤ پے کے اکثرہ اور ضعف سے کثرت اور بہت پانی پینے اور بہت دفع بخرنے رطوبات سے بول میں رقت ہوتی ہے اور بشری اور خشکی بھی اسکی علت ہوتی ہے اس واسطے کہ بخاری ل میں غلبہ برودت اور برودت کے نکلنے اور کثرت اور غلط میں جو داور غلط ہو جاتا ہے اور یہ سبب غلط اسکے ہر گز رہی کا ہوتا ہے صرف بول غلط نکل آتا ہے اور اس طرح جس وقت رجحان کی جلد کی طرف ہو تو مادہ بول میں شامل ہو گا۔ بول بتلاز گیا تو ام اوس میں حاصل ہو گا فائدہ امراض مادہ میں جو پانی سا پیشاب ہے ضعف یا ضعیف اور خامی کی علامت ہوتی ہے اور کہیں سبب ضعف ہوئے تمام قوتوں کے بھی بول میں رقت ہوتی ہے اور لڑکوں کو تپ شدید میں پیشاب بتلا آتا ہے یہ حال اگر ہیضہ سے خوف ہو گا کہ بول کا اور گاڑا ہونا تو ام کا پیشاب میں دو سبب لکھا ہے ایک نونا نفع کا دوسرا کثرت سے نکلنا غلط کا ہے جس سے کہ ابتدا ہی تپ میں بول بتلا گاڑا ہے اور انتہا میں غلط ذرا گھٹ جائے۔ تو ظاہر ہے کہ بہت گاڑا آنا پیشاب کا ابتدا میں ہے بھی کا نشان ہے اور انتہا میں گاڑا ہونا یا علامت نفع اور کثرت غلط اور دفع ہونا بطریق بحران ہے اور امراض مادہ میں قبل نفع کی غلیظ ہونا قارورے کا بہت بڑا ہے سبب اسکا یا پٹ جانا اور ام کا یا ذوبان اعضا کا ہے اس وقت میں عدم نفع اسکا سبب نہیں ہو سکتا ہے اس واسطے کہ اوسین مادہ غلیظ شرطی اور یہاں صفر ہے اور کثرت غلط سے گاڑا ہونا نفع ہوتا نہیں یہاں قبل غشی کی شرط ہے وہ زمانہ نفع کا نہیں فائدہ گاڑا ہونا بول کا مہیات میں جب بہتر ہے کہ دفعہ مادہ کثرت اوس سے کہ تفرخ پٹے اور روز بروز طبیعت کو راحت اور بول میں اعتدال آتا ہے اور بول غلیظ کا کہ کم آتا ہے۔ لہذا کثرت غلط اور ضعف قوت کا ہے۔

بیان جو کئے ہوئے اور نہ ہوئے کا بول میں

بول جو کہ راہ سے دو قسم ہے ایک فی الرحمہ اور دوسرے کا حدیم الرحمہ اسم ہے بول فی الرحمہ دو قسم ہو پانی جاگہ اور حدیم الرحمہ دو قسم ہوتا ہے بول فی الرحمہ میں اگر غلیظ ہے

تو نہ ہوئے نفع یا برود مزاج یا ضعف حرارت غریزی کی دلیل ہے اور اگر بول میں دو قسم ہو گا تو سبب اسکا عفونت مادہ کی بھی بشرطیکہ مرض یا ذی پایا جاگہ والا سبب اسکا سوز نہیں ہے کہ بخاری ل میں قرہ کہیں ہے اور اگر بول میں کثی ہو گا گمان ہوگا تو عفونت مادہ سوز کا نشان ہے اس جو کا اگر صحت میں بہت دنوں قیام ہو گا تو پیدا ہونا مہیات سوداویہ یا یغیہ کا اسکا انجام ہو گا اور مرض گرم میں کثی ہو گا ہونا بہت ردی ہے علامت بھی جانے حرارت غریزی کی ہے اور اگر بول میں بول غلط ہوتا ہے تو غلبہ خون کی علامت ہے اور بول حدیم الرحمہ غلیظ برودت پر دلالت کرتا ہے سبب اسکا خواہ دفع ہو جانا مادہ عفونہ کا یا غالب آنا دوسرے برودت کی بھی اس وقت میں اگر طبیعت درست اور قوت قوی ہے تو دفع ہو جائے مادہ عفونہ سے علامت غلبہ برودت کی ہے جس طرح کہ مہیات عفونہ میں جس وقت طبیعت مرض پر غالب آتی ہے تو کثرت اسکا قارورے سے ہو جاتی رہتی ہے اور مزاج میں برودت پانی جاتی ہے یا ان اگر بول حدیم الرحمہ ساقہ سقوط قوت اور ضعف طبیعت ہے تو بھگد جانے حرارت غریزی کی علامت ہے اور بول طبی انسان کا جو حالت صحت میں آتا ہے نہ اوسین پوشہ بد ہوتی ہے اور نہ کہ ملکہ مستدل یا جاگہ

بیان صاف اور گدھے بول کا

صاف اور گدھے ہیں جن میں اگر پار نظر آئے اور گدھے یعنی گدلا وہ فی کس میں نظر پار ہے یا بول میں اگر اجزای رضیہ مختلف القوام اور ریح شامل ہوں تو بول صاف پایا جائیگا اور اگر ان دنوں کا شمول ہو تو قارورہ گدلا نظر آئے گا کہ ورت ہونے کا سبب یہی ریح پٹنی ہے کہ اجزای رضیہ کو پٹہ جاتے منع کرتی ہے اس واسطے کہ جب مادہ غلیظ مختلف کے ساتھ ریح کی کثرت ہوتی ہے تو قارورے میں غلظت اور کہ ورت ہوتی ہے اور جو بول کہ صاف اور گدھے کے درمیان ہے اسکو مستدل کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ اعتدال کا نشان ہے اور بول گدھا کثرت وقت سقوط قوت اور غلبہ برودت کے بھی پایا جاتا ہے جس طرح کہ پانی میں شہت ریح کثیف حاصل ہوتی ہے کہ لا نظر آتا ہے اور کہیں پیشاب گدلا ایسا ہوتا ہے جسے پیشاب گدھے یا اور چارپے کا ہوتا ہے دلالت کرتا ہے کہ غلط میں فساد نام ہے اور یا حرارت سے بڑا ہوا یا غم خام ہے ریح غلیظ کہ اوس میں شامل ہوتی ہے اور اس سے یہ کہ ورت حاصل ہوتی ہے

اس طرح کا فساد کہی ہو کر ملتا ہے۔ بلکہ ایسا بول کہی صدای غشی میں پایا جاتا ہے اور اگر ایسے بول کو دوام ہو گا۔ تو البتہ لشکر غشی میں ستر غشی اسکا انجام ہو گا۔ اور جو بول کہلا چند روز ایسا ہو گا۔ کہ اس میں کسی طرح رنگ پایا جائے۔ تو جانتا جائے کہ اس عضو میں خون نہ ہو۔ جانیوس کہی بیان ہے اور تجربہ کا قول بھی اگر اس قدر میں اس پر ملاحظہ کرنا۔ طول مرض کی دلیل ہے اور علامت موت کی بھی برابر یہ حال پایا جائے

بیان مقدار بول کا

مقدار میں بول کاتین صورت پر قرار ہے۔ ایک قلیل المقدار دوسرا کثیر المقدار تیسرا مستل المقدار
 ایک بول مستل المقدار کہتے ہیں جو حالت صحت میں پایا جاتا ہے۔ جو اس کے قلیل المقدار
 اور جو بول وہ کثیر المقدار کہلاتا ہے۔ بول قلیل المقدار کا سبب یا ضعف ہے قوت و اندک۔ اور
 یا اگر کثرت میں غنور قوت جاوے گا۔ اور یا یہ کہ مادہ ہجری بول کی جانب اور طرف رجوع ہے۔
 اور یا یہ کہ تحلیل کثیر کا وقوع ہے۔ یا بھٹے در و سار و سر سام۔ اور کثرت اس سال باقی شدت تمام
 اور پسینے کا بہت آنا یا بسبب بھٹنے بر خفین کے مائیت بول کا تحریف میں جانا۔ اور بھٹے
 بہت محنت اور مشقت۔ یا گرمی مزاج یا تپ کی شدت۔ اور یا سبب قلت کا یہ بھی کہ ہجری بول
 سدہ داخل ہو۔ اور بسبب بھٹنے مادہ غلیظہ کے مقدار بول میں قلت حاصل ہو۔ اور یا یہ کہ
 پانی کم پایا جائے۔ ساتھ قلت حرارت کے جو مادہ کو بھٹکا ہے۔ اور بول کثیر المقدار کے بھی کئی
 سبب ہیں بارطوبت بدن کا بھگنا۔ اور بول میں شامل ہو کے بھگنا۔ جسے یہ عرق بدن
 اور حمایہ ہیں۔ یا یہ کہ غذائیں ترکمانی جائیں یا پانی بہت پیاجائے۔ یا بھٹنے پانی سے
 بھٹنا یا بھٹنے ہو اگھاسے۔ کہ بسبب سردی کے سمات بند ہون کے غضلات
 تحلیل ہونے پائیں گے۔ یا ہجری بول کی طرف دفع ہو کر مقدار بول کو بڑھائیں گے۔ یا اس طرح
 جابجہ میں جو تحلیل کی قلت ہوتی ہے۔ وہی مقدار بول بھٹنے کی حالت ہوتی ہے۔ اور اس طرح
 بہت سکون میں بھی سبب بھٹنے تحلیل کے فضول جمع ہوتے ہیں۔ مقدار بول بڑھاتا ہے۔
 ہجری بول کی طرف دفع ہوتے ہیں۔ اور یا یہ کہ مرض مادی میں طبیعت فضول کو برسیل بحران ہجری
 بول کی طرف دفع کرے۔ سبب کثرت مقدار بول کا ہر عمل مخصوص ہے۔ ہر ایک کچھ کا بھی اتفاق ہے

بیان تہذیبی کف کا

جانتا ہے کہ جب رطوبات کے ساتھ جسم لطیف ہوائی شامل ہوتا ہے تو اس سے تہذیبی
 کف حاصل ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں جسم کی مقدار چھوٹی ہے تو اس کا اسطلاح طبع میں نہ
 کہتے ہیں۔ اور اگر مقدار بڑی ہے تو عری میں محسوس اور نقاغات اور ہندی میں ہلا ہوتے ہیں
 لیکن بول میں وہ کف متہزی کہ جو ریح کی آسیرش سے پایا جائے۔ نہ وہ کہ ہوائی غلبہ سے پیدا ہو
 یا قارور کے بھٹنے سے ظاہر ہوگا۔ اور پیمانہ یہ بھی کہ جو ریح کے بھٹنے سے پیدا ہو وہ دیر
 ہوتا ہے۔ اور جو ہوائی آسیرش سے ہو وہ جلدی فنا ہوتا ہے اور بقدر ریح کثیر ہوئی بول میں کف
 کی قوت ہوگی اور متا مادہ لزوج اور ریح میں غلبہ ہوگا۔ اور تہذیبی کف یا ہوگا۔ جانا چاہیے کہ سطح طول کف
 کی علامت قارور کی خلقت ہے اس طرح کف کا زیادہ اور دیر پا ہونا طول مرض کی علامت ہے

بیان رُسوب کا

رُسوب کیا ہے۔ ایک جو گاہا ہے۔ جو مائیت بول میں جدا گانہ نظر کرے۔ شان و سکی ہے
 رُسوب لفظ غریبی سے ہے۔ رُسوب کا دو قسم ہے انقسام ہے۔ ایک طبی رُسوب کا
 غیر طبی نام ہے۔ جس سے سید رنگ حاصل الاجزا اور چکنا ہو۔ جرم اسکا یکسان گول
 اور پولا اور ہلکا ہو۔ وقت ہلانے کے اجزا اس کے جلدی سے پیل جائیں۔ لیکن جلدی
 تیشیں ہون جب قارور کے کھڑائیں۔ رُسوب طبی حاصل ہوتا ہے غصہ رطوبات نامیہ
 جو جو بدن پر بھٹنے کے لائن ہے۔ اور اس کو رُسوب طبی محمود بھی کہتے ہیں اس کے کف میں کامل
 اور خالق ہے۔ متصل الاجزا اور یکسان ہوتا و لالت کرتا ہے کہ اس رُسوب میں ریح و رائیں۔
 بعد فنیج کامل کے حاصل ہوائی غامی نام کو اصطلاح میں۔ اور پولا اور ہلکا ہونا بھی لیل حرارت کے
 وجود کی ہے۔ اس کے کف سخت اور بھاری ہوتا علامت سردی اور جود کی ہے۔ اور گول بھٹنے
 ہر جود سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت اس میں یکسان اثر کیا ہے کہ جسم سید ارضی کے مشابہ اسکا
 جرم گوتی در چکنا ہوتا ہے۔ لیکن مادہ یا لقم خام اگر مثل رُسوب محمود کے نظر کرے وہ کما گھٹا
 تو لقم لقم سے لقم اور بدو جو بھٹنے سے بپ کو پچانا چاہیے۔ اور یا ور سے کہ جو لوگ محنتی ہیں سو
 ان کے بول میں کثرت ہوگا۔ اور ایسا ہی بول اون لوگوں کا چکنا بدن خشکی سے لا ہوگا۔ اور
 اکثر ان کے بول میں جو کچھ رُسوب غریبی میں پایا جائیگا۔ بھٹنے میں یا دیر تہذیبی نظر آئیگا۔

اور ہیات مجموعی رسوب محمود کی مخروطی ہوتی ہے + یہی پنجے سے چوڑی اور نوپسے نوکیل ہوتی ہے + یہی خاصہ اجزای رضیہ کا ہے جسوقت کٹھا کیے جائیں + مخروطی شکل پیدا ہوتی ہے جو خاکہ آہستہ آہستہ ایک جگہ پر گراہیں اور رسوب غیر طبی کے بہت اقسام ہیں + ان کے لیے بعد نام ہیں + اور وہ حاصل ہوتا ہے فضلہ اخلاط سے + یا اعضا کے ذوبان اور خراط سے + ایک قسم خراطی ہے + یعنی صورت اسکی چمکون کی سی ہے اگر چمکے بیٹے اور سفید ہوں + چمکانے کا سہا جگہ اور اگر چمکے چمکے ہوں تو جربہ شانہ جانا جاتا ہے اور نام اسکا خراطی سخالی ہے + سخالی کے معنی ہوس کے ہیں یعنی صورت اسکی ہوس کی سی ہے + ذوبان اعضائی سفید رنگ سے بھی رسوب سخالی آتا ہے + اور شانہ اور گون کے قرد سے بھی یہ رسوب پایا جاتا ہے اور اگر چمکے بیٹے ہوں تو سوائی اعضائی بول کے اور اعضائی مہلی کا ذوبان ہے + اور اگر چمکے مائل سرخی ہوں تو گروہن کے چمکنے کا نشان ہے + اور ایک قسم ویشیشی ہے + نام اسکا سولقی ہے + یعنی ویشیش کہتے ہیں اس گروہن یا ہوس کو جو خوب ہوشے بھانٹ ویشیشی و رسوب ہے + چمکے چمکے مائل سرخی نظر آئیں + اور سوچتے ہوئے کھوکھلے ہیں + اور سولقی سیلے کہ اجزا اس رسوب کے کھوکھلے سے ہیں + یہ رسوب اکثر احتراق خون پر دلالت کرتا ہے + اور وقت خراش ہلکا اور گروہن کے بھی نظر آتا ہے + اور کبھی جربہ شانہ یا ذوبان اعضا میں رسوب ویشیشی آتا ہے + لیکن اسوقت میں رنگ اسکا سفید پایا جاتا ہے + اور ایک قسم کرسی ہے + شکل اسکی سرخ شرکی سی ہوتی ہے + دلالت اسکی احتراق اجزائی ہلکا اور گروہن پر اکثر ہے + اور صرف احتراق خون جگہ سے ہوتا ہے + لیکن یہ کرسی اور ایک قسم کرسی ہے + اسکا بھی سبب احتراق ہے جو سبب کرسی ہے + مگر شکل میں اس کے اور اس کے جلتا ہے + یعنی کسی میں گولائی نہیں اور کرسی میں گولائی ہے + مٹی خاص احتراق خم سے آتا ہے + اور احتراق خون جگہ سے بھی پایا جاتا ہے + اور ایک قسم پیری ہے + دلالت کرتا ہے کہ پیر کسی عضو سے آتی ہے + اور ایک قسم ویشیشی ہے + معلوم ہوتا ہے کہ فارور سے میں چمکانا ہے + یعنی سبب اسکا یا ذوبان ہے اعضائی اصلی کا + یا چمکے آنا چرمل کا + اور ایک قسم خراطی ہے + سبب اس کے سبب کا بلغم خام ہے + اور ایک قسم شعری ہے + شکل اس کے اجزائی لٹکی ہاں

کی سی ہوتی ہے + کبھی اجزائی طولانی رطوبات میں زیادہ سردی شامل ہوتی ہے + اور سوت میں سبب جمود کے شکل رسوب کے اجزائی مثل بال کے لٹکی حاصل ہوتی ہے + جالیہ سوت گمانی کہ یہ رسوب شعری بقدر آؤ گڑ کے ٹیکے ہیں + اور جگہ کا حال تحقیق ہوا کہ یہ رسوب گمان پیدا ہوتے ہیں + اور ایک قسم خمیری ہے + شکل اسکی مثل غیر کے پوٹی ہوتی ہے + غضب معدہ پر اسکی دلالت ہے + سورہ خرم کی یہ علامت ہے + اور ایک قسم مٹی ہے + صفت اسکی ریت سی آتی ہے + یہ رسوب نین حالت میں پایا جاتا ہے + ایک وقت آباد ہوتے ماؤہ حصات کے یہ رسوب آتا ہے + وہ آہستہ آہستہ جوسقت کہ پوری چمکائی ہو + پیر سے کہ بعد چمکے کے گھٹنے لگی ہو + رنگ اسکا اگر سفید ہے + فصاحت شانہ کی علامت ہے + اور اگر سرخ ہو تو سنگ گردہ پر اسکی دلالت ہے + اور ایک قسم دوسری ہے + کہ رمل کے مشابہ ہوتی ہے + وہ اس طرح کہ اجزائی رضیہ نرم غلیظ بول میں جکتے ہیں + اور رفتہ رفتہ سخت ہو کر رمل ہو جاتے ہیں + یہ رسوب رسوب رمل کا مقدمہ ہے + سبب ان دونوں کا رطوبت غلیظہ الزجہ ہے + بہتک جربہ شانہ اور سبب ان میں کیا رسوب مشابہ رمل آتا ہے + اور جربہ شانہ کے اجزائی رطوبات میں سختی آگئی تو رسوب رمل ہو جاتا ہے + اور ایک قسم رملی ہے + کہ طرح اسکی براگہ کی سی ہوتی ہے + سبب اسکا بلغم ہے + مادہ کہ بعد گندے دھات کے یا سبب احتراق کے رنگین تیز آتا ہے + اسوقت میں رسوب اس سے خاکستری رنگ ہو جاتا ہے + اور ایک قسم موسی ہے + نام اسکا علقی ہے + یعنی قارور سے میں رسوب کی جگہ خون یا پٹنکیان خون کا لٹکا ہوا سبب اسکا پایا جاتا ہے + بلغم کا مجرای بول میں بھی اگر ٹنکیان بول میں غلیظہ نظر آئیں + اور اگر خون بول میں ملا ہو + تو ضعف جگہ سبب اسکا ہو + آب جانا چاہیے کہ رسوب سبب سکن کے تین قسم ہے + ایک خام + دوسرا سلق + تیسرا کاراسہ سم ہے + خام اوس رسوب کہ کہتے ہیں جو فارور سے میں مثل ابر کے اوپر وار قرار پاٹھ + سبب اسکا قلت نفع اور ملنا بیج کا + جو تیزا کر اوپر کو چڑھتا + اور اسکو طانی بھی کہتے ہیں + مٹی اس کے اوپر پڑنے کے ہیں + اور یا سبب خام کا شامل ہو تا حرارت توفیر کا ہے + کہ پٹنشین چمکتے ہیں + اور یا یہ کہ جرم رسوب چمکتا ہو + اور یہ سبب اس سبب سے اوپر شریکے + اور رسوب سلق وہ ہے کہ مالیت

بول کے درمیان سے نہ بچے اور نہ اوپر پر مشل خام کے نمایان ہو سبب اسکا کہ ہوتا اور
 سبب کا ہی جس سے غلام طافی ہوتا ہی نہ اور رسوب راسبہ ہی جو نشین ہو
 اگر رسوب محمود ہی تو نفع کا ملنے کا یقین ہو اور اگر رسوب غیر طافی ہی تو رسوب ہوتا
 ردی ہی فائدہ نشین ہو تا رسوب غیر طافی کا وہ سبب ہوتا ہی ایک سبب اس کے کہ
 اوس میں ارضیت ذاتی ہو جسے حال رسوب زلی کا ہی نہ اور دوسرا سبب کہ ارضیت طافی
 قال نہیں ہی اور سبب کسی امر غیر طافی کے نشین ہی نہ بڑا ہوتا اسکا کہ رسوب
 بھی غیر طافی اور سبب نشین ہو گا بھی امر غیر طافی ہی فائدہ رسوب اگر طافی ہی تو نشین
 علامت نفع کی ہی اور غیر طافی کا راسب ہوتا ہی طافی ہوتا چاہا ہی فائدہ کہی سبب
 غلط ہونے تو ام بول کے رسوب طافی طافی ہوتا ہی اور کہی سبب پتلے ہونے تو ام کے
 نشین رسوب غیر طافی ہوتا ہی اسکا کہ اعتبار نہیں ہرے پتلے میں اسکا شمار نہیں
 فائدہ کہی رسوب طافی ابتدا میں سبب کی نفع کے طافی نظر آتا ہی بعد اس کے کہ نفع
 پاکر مطلق پھر بعد نفع کا مل کے نشین ہو جاتا ہی اس طرح کار رسوب طافی بڑا نہیں چہن
 نفع کی امید ہو شر او میں ذرا نہیں فائدہ بول صحیح نفع میں عمدہ یہ ہی کہ رسوب بالکل
 نہون اور یہی اکثر ہی اور اگر رسوب ہو تو قلیل الرسوب کثیر الرسوب سے بہتر ہی
خاتمہ بیان بول میں موافق ہر سن کے اور فرق مرد اور عورت اور عاملہ ہوا میں
 اطلاق شیر خوار کے پیشاب میں کچھ اثر دہ کا پایا جاتا ہی اور نابالغ لڑکوں کا پیشاب ڈراگڑا ہوتا ہی
 دودھ کا اثر لڑکوں کے پیشاب میں ہونا ظاہر ہی کہ دودھ کی غذا ہی اور نابالغوں میں سبب غلط کا کثرت غذا
 اور نادرستی ختم سے زیادہ جمع ہونا فضول کا ہی اور بول جو انون کا مائل بنا بیت اور قوام متدل
 ہوتا ہی اس واسطے کہ اس سن میں غلبہ صغرا اور ختم کامل ہوتا ہی اور سن کہولت میں سبب
 قوی ہونے سے ختم کے بول سفیدی مائل ہو جاتا ہی اگر فضول منع ہون تو غلیظ الارقیہ ہی
 اور سن شوخت میں سبب غلبہ جس کے بول میں رقت ہوتی ہی اور پتہ ہی پر مٹنے کا
 دہ ہوتا ہی جہاں ملنے بول میں خلط ہوتی ہی اور بول جو رتون کا نسبت مردوں کے
 غلیظ و سفید اور کم روشن ہوتا ہی سبب غلط کا چونائی مجرای بول کی اور سبب سفیدی کا

بروزی اور سبب رونقی کا شامل ہونا بول میں فضولات رحم کا ہی اور قارورہ مردوں کا
 جب پلا یا جائے اکثر اوس میں کدورت نظر پڑتی ہی اور یہ کدورت پلا سکتے اور پر کوسیل کرتی ہی
 اور عورتوں کے قارورہ میں ایسا نہیں ہوتا یعنی اونکا بول پلاسنے سے گھلا قار نہیں ہوتا
 سبب اسکا یہ ہی کہ عورتوں میں سبب بروز مزاجی کے ختم کامل نہیں رسوبات کا جدا ہونا
 ثابت سے جیسا ہا ہے حاصل نہیں اور عورتوں کا بول اکثر طرح آتا ہی کہ کف او میں
 بیات مجموعی کی راہ سے گول پایا جاتا ہی اور قارورہ عاملہ کا صاف اکثر ہوتا ہی اور
 اوپر اس کے ابرسا نظر آتا ہی اور کہی مثل آب پایچہ کے اور کہی خود آب سا ہوتا ہی لیکن
 اوپر وار تیر تا کچھ سحاب سا ہوتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ پچان عاملہ کے قارورہ کی یہ ہی
 کہ جب پلا میں قارورہ کے سے رو میں اوس میں نظر آئیں اور کہی عاملہ کے قارورہ میں
 ایسا ہوتا ہی کہ لانے کے مانند کچھ چڑستا اور ترتا ہوتا ہی اور ابستہ ای حمل میں
 کہودی رنگ اور آخر میں سرخی سے آتا ہی اور وقت پلاسنے کے گھلا ہوتا ہی
 اور حال نفاس میں ایک چیز سپاہ بول میں ایسی ہوتی ہی جس طرح سیاہی دیگ کی ہوتی ہی
 هذا ما هو بحسب العقل الفعال + والله اعلم بحقیقة الحال +
 تمام ہوا یہ سالہ دلائل بول کے بیان میں چھٹی تاریخ ششہ ہجری روز و شنبہ بارک شہان میں
 اب اس کے قریب سالہ جبین بحال احوال مذکور ہی سلسلہ ایف میں آتا ہی اگر اس کو منظور ہی قطعہ

ہست توفیق کر اس کی درگاہ سے	ہو عنایت تو ہو کیا غلی سے اسکا خشتا
اتجانی ختمالی سے بعد عجز و نیاز	تیسرا بھی اب سالہ مثل اول ہو تمام
ختم تاریخ تصنیف از طبع منشی کا لکھ پڑا و موجود ضایع لطیف	
کیا عبارت میں صفائی صنعتوں کے ساتھ	یہ رسالہ دیکھو نقشہ ہی حباب اور چین کا
پانچیشی کی نزاکت موجود اس تاریخ میں	نئی بھار گلیں بیان قارورہ رنگیں کا

[illegible][illegible]

بیان تعداد و ایام محرم کا

سطح بادشاہ اور غنیم کی طرف سے واسطے لڑائی اور دباو سے کے دن کا تقرر ہوتا ہے اور
اسان میں اسکا پیشتر سے قرار پاتا ہے اس طرح درمیان طبیعت اور مرض کے مقابلے کے لیے
ایام اور وقت مقرر میں مکیلے اور نام مقدرہ کو تاثیر اور تغیرات احوال قمر سے بدلیل عقلی
ثابت کیا ہے لیکن اصل دلیل خاص ہونے اور ایام کی واسطے بحر ان کے تجربہ ہی کہ اکثر ان
دخون میں مادہ مرض کا حرکت میں آتا ہے اور بسبب ایذا دینے کو اس باد سے طبیعت
آبادہ اس کے دفع پر جاتی ہے اور چاہتی ہے کہ یہ مادہ حرکت سے باز رہے اس سبب سے تغیر
عظیم بدن میں پیدا ہوتا ہے اور ایام کا نام ایام با حور یہ ہے یعنی بحر ان کے دن اور
وہ کئی قسم میں بعضے وہ ہیں کہ بحر ان جید اور نہیں پڑتا ہے اور بعضے وہ کہ بحر ان روی یا
بحر ان ناقص اور نہیں پڑتا ہے اور بعضے ایام وہ ہیں کہ کبھی کبھی اور نہیں بحر ان پڑتا ہے
اور اکثر نہیں پڑتا اور کو ایام واقع فی الوسط کہتے ہیں اور جو ایام ملگے سوا ہیں اور کو ایام مسلسل
کہتے ہیں اور بحر ان کی انتہا بقدر اس کے نزدیک چالیس دن تک ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نقشہ ایام بحران و غیرہ کا			تفصیل ایام بحران و غیرہ کی
۱	بحران	۲۱	ایام بحران محمود کے گیارہ ہیں ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱
۲	خلائی	۲۲	یوم سہل بلا خلائی
۳	واقع فی الوسط	۲۳	یوم سہل بلا خلائی
۴	بحران محمود	۲۴	یوم سہل بلا خلائی
۵	واقع فی الوسط	۲۵	یوم سہل بلا خلائی
۶	بحران رومی	۲۶	یوم سہل بلا خلائی
۷	بحران محمود	۲۷	یوم سہل بلا خلائی
۸	یوم سہل	۲۸	یوم سہل بلا خلائی
۹	واقع فی الوسط	۲۹	یوم سہل بلا خلائی
۱۰	یوم سہل	۳۰	یوم سہل بلا خلائی
۱۱	واقع فی الوسط	۳۱	یوم سہل بلا خلائی
۱۲	یوم سہل	۳۲	یوم سہل بلا خلائی
۱۳	واقع فی الوسط	۳۳	یوم سہل بلا خلائی
۱۴	بحران محمود	۳۴	یوم سہل بلا خلائی
۱۵	خلائی	۳۵	یوم سہل بلا خلائی
۱۶	یوم سہل	۳۶	یوم سہل بلا خلائی
۱۷	واقع فی الوسط	۳۷	یوم سہل بلا خلائی
۱۸	بحران رومی	۳۸	یوم سہل بلا خلائی
۱۹	یوم سہل	۳۹	یوم سہل بلا خلائی
۲۰	بحران محمود	۴۰	یوم سہل بلا خلائی

ایام بحران محمود کے گیارہ ہیں ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

ایام بحران محمود کے گیارہ ہیں ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

ایام بحران محمود کے گیارہ ہیں ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

وقت سے خطر ہوتی ہے اور مقابلہ کر نہیں سکتی یہ دو تون صورتیں درج ہیں حال پر ایام بحران میں ولایت کرتی ہیں اور یہ شاذ و نادر ہی ایام سہل کے جن میں بحران پڑنے کا خوف نہیں ہے جن میں ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

ایام بحران اور ایام سہل کا جو مذکور ہوا اسلئے امراض عاقلہ کے ہی جن میں شریح مرض آخر مرض تک وقت یا دن راحت کا نہیں پایا جاتا اور جو امراض کہ باریکی ڈورہ کہتے ہیں مثل غلبہ دماغ کے یا جن میں زمانہ شدت اور سخت کا واقع ہوتا ہے جیسے غلبہ لازم روہ بحران انکا دن اور وقت باری کا ہی اور زمانہ راحت کا وقت سہل ہونے کا لیکن جہاں وہاں زائد تبیین جمع ہوں اور راحت کا زمانہ میر نہ وہاں نہایت اشکال ہی ایسی جگہ ملینا بہت خفیف یا مشکل ہے اس کے تنقید کرنا وقت دور کا یا کریمات تک ممکن ہو چاہیے فائدہ ابتدائے مرض کی جس سے حساب بحران کا لیا جاتا ہے بعضوں کے نزدیک وہ وقت ہی حقیقت کہ مریض کو اگر مریض کے معلوم ہوں اور بعضوں کے کہ کما کہ یہ نہیں بلکہ وہ وقت ہی جب آدمی بیمار پڑ جائے اور ضرر مرض کا بخوبی ظاہر ہو جائے فائدہ بانا چاہیے کہ غذا دینا مریض کو خصوصاً تب میں اس وقت چاہیے کہ اس کے ہضم نہ ہو رہا ہو اور مریض کا نہ اپنے ضروری کہ وقت اور کے بعد وہ قدرے خالی ہو فائدہ کسی بحران کا زمانہ دو دن یا تین دن تک بھی برابر رہتا ہے خواہ بحران حیدر نام ہو خواہ بحران انتقالی فائدہ بحران ہر مرض کا سبب غلبہ اور کی حدت اور غلبہ اور وقت اور کے مختلف ہوتی ہلدی اور میر میں ہلکے سہل کہ بحران اس کا سبب ہی ہوتا ہے اور غلبہ اس کا سبب نہا وہ نہیں ہوتی بلکہ غلبہ ہی میں ہو یعنی کثرت تیر سے ۳۰ میں غلبہ آج فائدہ مرض کی شدت اور خفیف اس کے عوارض کی بات کو ہر اگر ہی سبب جو طبیعت کے طرف داخل کے اور نفع دینے کے

بیان دلائل بحران کا قبل بحران

جانا چاہیے کہ علامت جتنے ہیں قبل بحران کے آثار تیر مادہ مرض کے اور اگر غلبہ طبیعت یا غلبہ مرض کے ساتھ تیر کی کیفیت بحران کے جیسے ظاہر ہو تا رہا سو ب غامی سرخ یا سفیدی مائل کا بول میں کہ ولایت کرتا ہے نفع آد پر یا تیر کا بول کا کہ علامت غامی یعنی نفع ہونے کی ہی اور ظاہر ہو تا رہا شہد کا ساتھ سبکی حرکات ہونے کے کہ دلیل غلبہ طبیعت کی ہی یا بند ہونا بہرہ کا

ایام بحران محمود کے گیارہ ہیں ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

علامات بحر ان برصانی مادہ کا اعلیٰ کو رجوع ہونا علامت اوسکی یہ بھی اور دوسرے دوا سے رجوع ہونا
 صمد نفس کا خون کا بہا ہو جانا فتنیں یعنی آواز بار یک مثل آواز گنگی کے کان میں آنا یہ سب جو وقت
 واقع ہو اور اس سے پہلے ضیق النفس اور درد گردن میں اور کچنا شرا سیف کا اوپر کو یہ حالات بحر
 استغراغی یعنی قیہ شکرہ بھی لالت کرتی ہیں اور علامات خاصہ صاف کی یہ ہیں تند و جگہ بال حال کچا
 میں اور آنکھوں کے کانگے سرخ ہونے روشن اور چمک معلوم ہونا اور سرخ ہو جانا سوتہ اور تاک اور آنکھوں کا
 وضعہ اور بہنا آنسو و نکا اور شہوق اور موجیت نبض اور انبساط میں سرعت ہونا اور کھلنا آنکھوں کا
 اندر سے اور صدمہ ضربان اور جلدنا سر کا خصوصاً مرض حار اور فصل حار اور سرخ بلوغ اور مزاج حار میں پایا جاتا
 علامات بحر ان کی ساتھ قیہ کے نبض علامات مذکورہ اور تاریکی کا آنکھوں کے کانگے ہونا اور جگہ بال
 نرک سیاہ چمک اور کلا اور کڑواہٹ ہونہ میں اور درد و فیم شدہ پر اور مثل اور بہنا لسان میں کا اور خطا
 اور افضنا نبض میں اور پتہ کنا پیچھے کے ہونہ کا علامات بحر ان عرفی یعنی سینا بہنا نبض کا
 شدت موجی ہونا اور کسب جانا بدن کا ہاضمہ رکھنے سے اور جلد کا سرخ ہونا اور گرمی محسوس ہونا
 زیادہ دہانے سے اور انتفاخ جلد کا اور رنگین ہونا بول کا ساتھ غلظت کے اور بول براہ کرا کر ہونا
 اور خواب میں حمام کہنے یا نہاتے یا دریا میں چرے دیکنا فائدہ شخ الکریس ح کا قول ہی کہ گھٹ
 مزمن میں نبض قوی یعنی لڑے کا ہونا اور اس کے بعد شدہ یہ ہونا بخار کا ساتھ سلامتی فوت اور
 علامات جیدہ کے پیدائنے کی قریح رکستا ہی علامات بحر ان اوراری یعنی جاری ہونا
 بول کا گرانی نشانے کی اور سویش اصل کی ساتھ قبض طبیعت کے اور فوران اور غلیظ ہونا
 اور پایا جلدنا سوہ کا تمام ایام مرض میں اور قلت پینے کی اور خصوصاً سوہ سہا کا ہونا علامت بحر ان
 اسمالی کشید ہونا سواد کا اور قلت بول کی اور پٹ میں درد کا پایا جانا اور گرانی سفلی طبع میں اور قراوہ
 رہنا اور براہ کپتلا اور رنگین ہونا پیلے سے اور زیادہ آنا مقدار میں اور پٹ کجا نبہ درد کا رجوع کرنا
 اور متاد ہونا نبض کا ساتھ اسمال کے اور مقود ہونا علامت قیہ کا فائدہ کسی اور وجود میں ہونے
 آثار اسمال کے بحر ان اوراری ہو جانا ہی صوفت کہ حرارت زیادہ ہو کہ نہ کرے مادہ کو اور رجوع کر
 مادہ طرف خارج بول کے فائدہ بہت کم ہی کہ جہاں کہیں اور بار بار قیہ کا یہ بحر ان اسمالی واقع ہو
 علامات بحر ان طشی اور جو اسیری کے کوئی علامت علامت سابقہ میں سے نیالی سبیلے

اور گرائی گئے رحم کی طرف اور درگاہِ آخون سہرین میں اور کچھ اور معلوم ہوا اور اگر گردِ مقدس کے
یہ بات ہو اور بعض میں علم پایا جائے تو بحران بواسیری کی علامت ہی خصوصاً اگر عادت بھی ہو
بیان بحرانِ استغالی کا

شدت تب میں استغاثات کا رگنا ساتھ صحت قوت کے بقاء و سے میں نفع نہوتا یا دیر میں ہوتا
اور اعضا میں کہیں درد پایا جانا یا مواضع شرم میں جو ماکہ کی راہ میں پیرین اور قریب ہوں عضو
علیل سے رگون کا پھولنا اور وہاں درد اور سوکھش ہونا اور یا راہ مادہ میں عضو ضعیف کا
واقع ہونا یہ سب آثار بحران انتقالی کے ہیں اور درد شدہ یہ بھی عضو کو ضعیف اور آمادہ واسطے قبول ماکہ
کرتا ہے اس واسطے درد مفاصل تب مادی میں کہیں لیتا ہے اسے کو مفاصل کی طرف اور تندہ اور
درد شریعت کا مطلق علامت کنج جانے ماکہ کی بھی خواہ اور کو کسی عضو میں خواہ بچے خواہ اور
فائدہ جانا چاہیے کہ بحران انتقالی خصوصاً خراج کا ظاہر ہونا اکثر چٹھے اور سب سے کہولت میں درد ناکی
فائدہ کہی میں علامات بحران انتقالی میں استغاث عظیم اور اکثر اور اکثر بول مائی کا ہو جانا چاہیے
علامات بحران انتقالی کے اسفل کی طرف پیدا ہونا درد کا اسفل بدن میں ساتھ ساتھ
اور غصہ کو لون ہو گنج ران کے علامات بحران انتقالی کے اوپر کی طرف پہلے صین اور
تنفس ظاہر ہونا پر درد سر یا سر کا بوجھل ہونا اور جو اس کا کند ہونا اور نقل سے پر دفعہ زائل ہو جانا
ان جو ارض کا اور پیدا ہونا غل و مانع یا سبات کا بحران انتقالی ہوی ہی لیکن اکثر انتقالی اس مادہ حوالی کا
ورم کے ہوتا ہے کان کی بڑ میں سبب دفع کہنے طبیعت کے ہوا کو عضو ندیس سی لطیف دفع مایع کے اور ایسا ہی
پہون کان کی چٹائی گون کا اور ضربان کنپٹی کی گون کا اور سرخی چہر کی قائم رہنی یہ جو ارض جب مملکت
کرین علامت بحران انتقالی کی ہی ساتھ ورم ہوئے کے پیچھے کان کی بڑ میں فائدہ وقت
انقطاع کے قوی ہو جانا مرض مادہ کا علامت ہی بحران انتقالی کی مرض مزمن کی طرف
بیان بحران انتقالی کا ساتھ خراج کے

خارج و دم کو کہتے ہیں جو پاکہ جاوے رقیق رہنا بول کا مرض مریض میں کہ جسکے مادیات
حوالت جو ساتھ علامات جدیدہ کے علامت عمران خراجی کی تھی اور ایسا ہی اوس مرض میں جو
صحت کی طرف رجوع کرے بدون عمران غلامہ کے بلکہ بسبب مائل ہو جائے مادیات کے کسی طرف اور پھر

[illegible]

[Vertical handwritten Persian script]

و اما در روز عید
تا سب چو دخت
که گوید حالات کون
دو بگذاشت حال کجا
تا که او را نامرنگا
تا آور کجلا تا که
در زاج جاری پایا
تا که هر تا آور جکلا
تا به من کا آور خطا
پیدا بنما بخش کا
کر می محسوس جو نا
بول بران کا که دور نا
ح کا قول می که شری
در سلامتی فوت اور
یعنی جاری پیونا
نور ان اور غلبه پرمول
کا که پونا علامت کمر ان
مفلطن بین قراقرق
کجا نب رو کار نوع کا
که کسی از وجود حق هو
به ماد کو اور رجوع کر
وان اسمالی واقع
مین نیال خطا

بیماریوں کی علامتیں اور اس کے علاوہ دیگر علامات کی تفصیل

یہ ایک رگیزہ کی ہونے اور ضربان کرین اور ریشہ کارنگ افزہ ہو جائے تو نفس میں قوت اور خشک کمانی ظاہر ہو علامت ہی خراج مفاصل کی یا خراج ہونے کی اور عضو میں پسینا زیادہ آوے اور حیات اعیانہ میں اگر اور در بول غلیظ یا اسہال یا رگاف چوتھے دن نہ واقع ہو اور نہ طویل کیے تو خراج ہونے کا ڈر ہی جڑوں کی کچھ گوشت نرم میں یا مفاصل میں جو ضعیف ہو رہے ہیں اور دیر کر ہو تا ہونے کا اور ناقص ہو تا ہونے کا مرض کا ہر مابین ان کے غلط آوے اور خراج کی دلیل ہی اس میں چھان پرورد ہو رہے ہیں پر خراج ہونے کا ڈر ہی اور کبھی عین علامات خراج میں اور در بول غلیظ کا واقع ہوتا ہی اور مادہ خراج کا واقع ہوتا ہی والا اگر کثرت سواد سے تو نہیں اور جو حیات کے ہوتے ہیں اور پسینا اگر تڑپتے ہیں اگر کثرت سواد کی نفع تو بحران خراج سے او نہیں بالکل خطر نہیں غلہ خاندہ خراج مرض مزمن میں اکثر اسفل میں ہوتا ہی اور مرض حاد میں اوپر کے اعضا میں اور مرض متوسط میں دو تون جانب برابر ہیں اور ریشہ غش یعنی سرسام ہونی میں خراج حرکتی کان کے کچھ بڑھیں ہوتا ہی اور ذات الریہ کا ہر مابین خراج مفاصل کے ساتھ ہوتا ہی

بیان خراج کے اچھے اور برے ہونے کا

خراج کا ظاہر ہو کر غالب ہو جائے اور علامت کرنا ہی جو مرض پر زیادہ پہلے سے یا گرتے ماسے مفاصل کے جانب یا اون اعضا کی طرف جو ضعیف الحلقہ ہیں یا جن میں درد الم ہو اور بستر خراج وہ ہی جس سے اصل مرض میں نفع اور آرام حاصل ہو اور بعد نفع کے اور خراج بدین کی طرف شدید الیل ہو نہیں غلبہ طبیعت کا دفع پر ہما جاتا ہی اور آرام نرم بستر میں اور آرام حرکت اور ایسا ہی جو اسفل بدن اور غیر عضو شریف میں واقع ہوں اور اس عضو میں کہ ملو بالکل او میں ہما جا ورنہ خوف طش جاسے مادہ باقی کار ہوتا ہی اور آرام لیتے ہیں اگر تپ باقی سے اور آرام تکلیف نہ تو وہ جیسے میں یک جلتے ہیں اور جو ماسے میں خود حرارت ہو تو میں یکجیس ہی دن میں حمای جاوہ میں اور ام مفاصل اور اطراف میں ظاہر ہونا بد ہی اور ان اقسام کے بخار کا ہونا اگر یہ بد ہی لیکن اس کے کم اور آرام کا کان کے کچھ جڑ میں واقع ہونا اور نہ پکنا اور نہ اسے غلج ہونا بعد اس کے رومی ہی اور خراج کا نفع پانا ساتھ آئے کہ اور اختلاط خیسہ نفع ہوں اچھا نہیں ہی بلکہ اکثر مرگ ہوتا ہی

خراج کا ظاہر ہونا اور علامت کرنا ہی جو مرض پر زیادہ پہلے سے یا گرتے ماسے مفاصل کے جانب یا اون اعضا کی طرف جو ضعیف الحلقہ ہیں یا جن میں درد الم ہو اور بستر خراج وہ ہی جس سے اصل مرض میں نفع اور آرام حاصل ہو اور بعد نفع کے اور خراج بدین کی طرف شدید الیل ہو نہیں غلبہ طبیعت کا دفع پر ہما جاتا ہی اور آرام نرم بستر میں اور آرام حرکت اور ایسا ہی جو اسفل بدن اور غیر عضو شریف میں واقع ہوں اور اس عضو میں کہ ملو بالکل او میں ہما جا ورنہ خوف طش جاسے مادہ باقی کار ہوتا ہی اور آرام لیتے ہیں اگر تپ باقی سے اور آرام تکلیف نہ تو وہ جیسے میں یک جلتے ہیں اور جو ماسے میں خود حرارت ہو تو میں یکجیس ہی دن میں حمای جاوہ میں اور ام مفاصل اور اطراف میں ظاہر ہونا بد ہی اور ان اقسام کے بخار کا ہونا اگر یہ بد ہی لیکن اس کے کم اور آرام کا کان کے کچھ جڑ میں واقع ہونا اور نہ پکنا اور نہ اسے غلج ہونا بعد اس کے رومی ہی اور خراج کا نفع پانا ساتھ آئے کہ اور اختلاط خیسہ نفع ہوں اچھا نہیں ہی بلکہ اکثر مرگ ہوتا ہی

بیان اون علامات کا کہ دلالت کرین بحران یا تحمل پر

اگر قوت قوی ہو اور مرض حاد اور دور کم و کیف میں ناگوار پسین اور مزاج اور تحمل عار اور نفع یا عدم نفع قار و ریک سے ظاہر ہو یہ سب اور بحران کے کچھ پر دلالت کرتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہو تو طول مرضی خواہ زائل ہو ساتھ تحمل کے یا ہلاک کرے ساتھ قبول کے اور جو اس کے مختلف یا جانین تو بحانات ناقصہ اور متاخرہ اور انتعالیہ پر دلالت کرتے ہیں فائدہ واسطے طول مرض کے اور کبھی سہا بے علامات ہیں غلط ہونا آستان میں یعنی اعضا میں بالخصوص فطرت کا کہ تکمیل ہو تا ہو غلیظ تدبیر یعنی دل احتیاطی غذا کی اور فتور ہضم واقع ہونا اور تپ میں بدن کا ڈبلا ہونا اور غلج ہونا ہر مابین اس کے قابل نفع کے ساتھ ثبات قوت کے اور علامات بحران سے نفع اور ضرر ہونا اور پھر گشت بدن کا خصوص صا اشد ای مرضی اور زیادہ پسینا آنا اور مرض میں استغافات غلیظ کا ہونا بدون علامات رویہ کے اور قار و رے میں رسوب سرخ یا پسین نک رہنا اور اختلام اول مرض میں علامت طول مرض کی ہی اور آخر میں ہونا بستر ہی گویا کہ بحران ہی فائدہ علامات طول مرض کا اوائل میں نا اگرچہ بڑا ہی لیکن بعد اوائل کے زیادہ تڑپا ہی اس واسطے کہ ضعف قوت اور عاجز ہونا طبیعت کا اور مہیاں نفع ماسے کا بعد اوائل کے تصور ہی اور بڑا ہی اس کی ظاہر ہی

بیان علامات رویہ کا

جاننا چاہیے کہ علامات رویہ جو نہایت مرستہ میں پائے جانے تو ہلاکی پر دلالت کرتے ہیں اگر قوت قوی ہو تو درمیں ہلاکی ہو گی اور اگر ضعیف ہی تو فی الفور اور ضعف قوت خود سہا علامات رویہ سے ارد اور بدتر ہی اور علامات رویہ یہ ہیں مرض حاد میں درد سر کا برابر رہنا ساتھ ضعف قوت کے علاج سے نفع ظاہر نہ ہونا شدت مرض سے اندھا ہوا ہو جانا وہی جنس کا تفاوت ہو تا باد جو متواتر ہونے بائیں جنس کے تعطیات سے چہرہ نکال کھلنا تپ شدید میں درد شدید کان میں ہونا خصوص جو خون کو بدن گاسے رونق مثل مرگ کے ہو جانا سیاہ ہونا زبان کا مرض شدید میں خنق کا وہ خفہ حادث ہونا قبل یوم بحران کے چکی لاحق ہونا مرض میں تسدی سانس آنا موت کا ڈر غالب ہونا ہواک کا سا خط ہونا

علامتیں اور اس کے علاوہ دیگر علامات کی تفصیل

بیماریوں کی علامتیں اور اس کے علاوہ دیگر علامات کی تفصیل

ماویہ مزمن میں بہاگ تیز آواز اور تیز بول اور تیز رنگ سے غائر ہونا انگھون کا اور تیز گی انگھون کی سفیدی کی باسیج ہونا اور سکا اور مائل ہونا طرف رنگت نفسی اور آسمانی کے اور چونا ہونا ایک انگھون کا اور پھر جانا اور پھٹنا ہونا امراض ماویہ میں آنسو کا بدون ارادے کے جاری ہونا مخصوص ایک انگھون سے اور زیادہ ہونا چپٹ کا اور خشک ہونا اور سکا ٹھہرنا نظر کا اور دیر میں پلک چپکنا ٹانگہ کا پستلا یا چپٹا ہونا پانا مریض کا پستے میں بوی شک یا لگی یا مٹی کی چپکنا زرد پانی کا ٹانگہ حیات مادہ میں کان کی لٹکا پھر جانا ٹانگہ نادانتون کا سکر جانا ہونو ٹکا اور پٹ جانا اور ٹکا حیات مادہ میں گھلا رہنا سونہ کا مرض ماویہ میں یرقان ہونا پستے میں سات دن پہلے اگر جہاں بھی چھانیں قی لالت کرتا ہی کثرت ماویہ پر مگر جب آسمان صفا دی لاحق ہو اور مادہ دفع ہو جائے یا یرقان ساتویں دن یا نویں دن یا چودھویں دن ہو ساتھ پلے جانے اور علامات جیدہ کے اور نواحی جگر میں کچھ آفت مثل دم اور صلابت وغیرہ کے نو تو یہ یرقان محمود ہی اکثر بحران تام واقع ہو جاتا ہی علامت اسکی خفت حاصل ہونا بعد اس بحران کے اور اگر اسہال ماری محرق عارض ہو اور قوت ضعیف تو بد ہی ٹھکنا شور سیاہ کا بصورت چنے کے حیات مادہ میں نہایت ہی آواز پل اپنی تپ شدید میں اور پیشاب کا کسی کم کسی زیادہ آنا اور کبھی بند ہونا دلالت کرتا ہی کثرت مادہ اور مجاہدہ طبیعت پر ساتھ مرض کے اگر اس وقت میں قوت ضعیف ہو تو مسلک ہی اور اگر قوی ہو تو بھی روایت سے خالی نہیں جہتک کہ تپ باقی ہی اور حیات مادہ میں پیشاب کے نئے میں درد ہوتا اور کم آنا بول کا بدون دم اور قرحہ مجرای بول کے ساتھ ضعف اور قوا تر بننے کے علامت دی ہی سبب اسکا گذرنا مادہ حاد کا مجرای بول پر ہی انتخاب اعانت کرنا طبیعت کا محرکات اور مستقر کا مثل مسلمات اور مدرات اور معفات اور معقیات کے بحران تام میں منع ہی اسلئے کہ اگر اعانت جانب دفع مادہ کے واقع ہوگی تو خروج مادہ میں افراط ہوگی اور وہ چھوٹا ضعف ہوگی اور اگر حرکت دینا اور رجوع کرنا مادہ کا دوسری جانب کو عمل میں آجیگا تو طبیعت کو تشویش اور اضطراب ہوگا اور یہ بھی باعث ضعف ہی لیکن بحران ناقص میں اعانت کرنا طبیعت کا جانب موافق مستحسن ہی اور اگر مستفراغ بحران میں افراط ہو جائے اور ضعف کا خوف ہو تو عصر کرتا اور روک دینا مناسب ہی اور انا کہ کرنا اور پھر دینا مادہ کا دوسری جانب کو بھی لاحق ہوگا

الحمد لله والمنة کہ تالیف اس رسالہ بحران سے فراغت حاصل ہوئی ۱۰ اوالی ماہ ذی قعدہ ۱۳۴۸ شمسہ ہجری نبوی میں تالیف اسکی کامل ہوئی ۱۰ حکیم مطلق ان تینوں رسالوں کو پسندیدہ خاص و عام فرماتے ۱۰ جو اسکو مطالعہ کے یا پیشے سے تادمہ تمام اوٹھا سکے ۱۰ وایضاً حق تعالیٰ ان لعلہ رتبہ لعلہ لکڑی صلی اللہ تعالیٰ علیہ خیر خلقہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ صحبہ وسلم

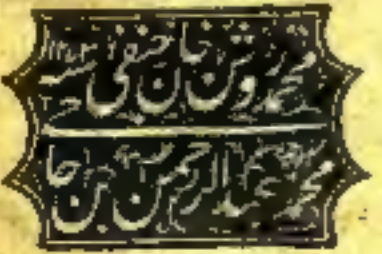
آب بیان کر دیدن گوہر از رشک قطعه تاریخ مولوی باو یعلی اشک		
کیا ہی خوش اسلوب یہ نسخہ چپا	جس میں نکتے حکمت برہان کے ہیں	ایک ہی عمدہ رسالہ جنس کا
اور در و قادر و رہ و حکم کے ہیں	ماہر علم و حکم خواجہ حسن	جامع اس سلبوہ و دران کے ہیں
نکتے اوستے گہریری کی	وہو کے جہر بارش فیکان کے ہیں	درج گوہر نام مجموعہ ہوا
یہ گہر و کشف فرحان کے ہیں	لفظ و معنی کے جواہر پیکان	رشک و لعل در و مرجان کے ہیں
اس کے یوں کی اشک تاریخ نظم		
تین نکتے گوہر تابان کے ہیں		

خاتمہ الطبع انیس کے فضل و اسان کے مجموعہ رسائل شامی ہر ج کو ہر اہتمام حاجی خفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور سے ماہ محرم ۱۳۴۸ ہجری طبع نظامی واقع کانپور میں چھپا

اشتمار

وجہ صدر کی غاسٹے پر

سے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی طبع نظامی کی ہی مراد و نسخہ مستعمل کے لیے گئے



محمد علی خان